علمی رسائل

اعتقادی سوالات اوران کے تحقیقی جوابات

رسالہ عزاداری امام حسین علیہ السلام

اور رسالہ فضائل صلوات

بقلم

سماحہ فخر المحققین استاذ المناظرین

آیۃ اللہ علامہ سید مظہر علی شیرازی دام ظلہ

Scanned by TapScanner

علمی رسائل

اعتقادی سؤالات اوران کے تحقیقی جوابات

رسالہ عزاداری امام حسین علیہ السلام

اوررسالہ فضائل صلوات

بقلم

سماحۃ فخر المحققین استاذ المناظرین

آیۃ اللہ علامہ سید مظہر علی شیرازی دام ظلہ

Scanned by TapScanner

کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام: علمی رسائل

بقلم: آیۃ اللہ علامہ سید مظہر علی شیرازی دامت برکاتہ

تاریخ: ۱۴۲۹ھ ق

تعداد: دو ہزار

کمپوزنگ: وجیہ الحسن مصطفوی

قیمت:

ناشر: مؤسسہ جواد الائمہ علیہم السلام۔ پاکستان

برائے بلندی درجات وایصال ثواب والدین واقرباء مرحومین:

ڈاکٹر سید کلب حسین نقوی و پروفیسر حکیم سید ریاض حسین نقوی / التماس سورۃ الفاتحہ

Scanned by TapScanner

اعتقادی سوالات اور ان کے تحقیقی جوابات

بقلم

سلطان المتکلمین استاد المناظرین

آیت اللہ علامہ سید مظہر علی شیرازی دام ظلہ

Scanned by TapScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

آیۃ اللہ علامہ شیرازی صاحب دام ظلہ العالی کے تین رسالہ جات،
اعتقادی سوالات اور ان کے متعلق جوابات، رسالہ عزاداری امام حسین علیہ السلام،
اور فضائل صلوات کو مومنین کے پیشِ نظر اعتقادی خاطر میں رسائل کے نام سے اکٹھا
طبع کیا گیا ہے تاکہ ان کو پڑھ کر مومنین کے قلوب نورِ ولایت سے مزید منور اور ان
کے ایمان میں اضافہ ہو جائے۔

والسلام

ناشر موسسہ جواد الائمہ (ع)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا ونبينا محمد وآله الطيبين والطاهرين المعصومين سيما بقية اللّٰہ فی الارضین ولعنة الله علىٰ أعدائهم اجعمين.

مقدمہ:

اس رسالہ میں حقیر سے اعتقادی، تاریخی وغیرہ کیے گئے علمی سؤالات کے تحقیقی جوابات تحریر کیے ہیں جن میں سے پہلے بارہ سؤالات جناب محمد شاہ صاحب مبارک پوری ھندی دام توفیقہ کے ہیں جو کہ حقیر کے تلمیذ جناب ثقۃ الاسلام حسن عباس ھندی دام شرفہ کے توسط سے ہمیں ملے اور دیگر سؤالات مؤمنین پاکستان اور حوزہ علمیہ قم المقدسہ کے طلاب کے ہیں۔

اگر قارئین صاحبان، رسالہ ھذا کو دقت اور انصاف کی نگاہ سے ملاحظہ فرمائیں تو کئی ایک مسائل میں کی جانے والی بحثوں کا سرے سے خاتمہ ہوسکتا ہے۔ اور مومنین کا افتراق، اتحاد میں تبدیل ہوسکتا ہے۔

دعا گوہوں کہ خداوند متعال، بحق محمد وآل محمد علیہم السلام سب کو حق سمجھنے اور حق

Scanned by TapScanner

پرعمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور مومنین کو، شریر اور فسادی قسم کے لوگوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ خادم علوم آل محمد علیہم السلام سید مظہر علی شیرازی

حوزہ علمیہ قم المقدسہ ۳ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ ق

سوال: کیا اللہ نے کسی بھی شخصیت کو نبی ہو یا امام بعد شہادت یا بعد وفات اس قدر قوت سماعت واختیار نصرت عطا کیا ہے کہ وہ ہماری فریاد کوسنیں اور ہماری مدد ونصرت فرمائیں؟

جواب: محمد وآل محمد علیہم السلام، مخلوق اور خالق کے درمیان واسطہ اور مخلوق پر حجت خدا ہیں۔ وہ جس طرح قدرت الٰہی کے ساتھ ظاہری حیات میں ہماری فریاد کو سنتے ہیں اسی طرح شہادت کے بعد بھی سن سکتے ہیں اور ہماری مدد بھی فرماتے ہیں اس مطلب کی دلیل زیارت مخصوصہ امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے کلمات ہیں اس زیارت کو امام جعفر صادق علیہ السلام نے پڑھا ہے اور جلیل القدر راوی محمد بن مسلم کو اس زیارت کی تعلیم بھی دی ہے

جس کے بعض کلمات یہ ہیں۔

السلام علیک یا غیاث المکروبین ۔سلام ہو آپ پر اے مکروبوں کے فریادرس

... **والمنجی من الھلکات** ۔سلام ہو اس پر جو ہلاکتوں سے نجات دہندہ ہے

Scanned by TapScanner

السلام علیک یا عین اللہ الناظرہ ویدہ الباسطہ ۔سلام ہو آپ پراے اللہ کی دیکھنے والی آنکھ اور اس کے کشودہ ہاتھ۔

یہی وجہ ہے کہ ہم زیارت میں پڑھتے ہیں **اشھد انک تشھد مقامی و تسمع کلامی وترد سلامی**۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ میرے مقام کو دیکھ رہے ہیں اور میری کلام سن رہے ہیں اور میرے سلام کا جواب دے رہے ہیں مخفی نہ رہے کہ کسی چیز کے امکان پر، اس شی کا وقوع، اس پر بہترین دلیل ہوتی ہے محمد وآل محمد (ع) کا ان سے متوسلین کی مدد کرنا، مشکلات کو حل کرنا اور لا علاج مریضوں کا ان کی ضریحوں سے شفا پا جانے کے ایسے بے شمار واقعات جو کہ ثقہ افراد کے چشم دیدہ بھی ہیں، کتب میں منقول ہیں۔جن کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں ہے اما القرآن ﴿**یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھدا ومبشرا ونذیرا**﴾ (۱)

اے نبی ہم نے آپ کو گواہ بشارت دینے والا اور عذاب الہی سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

مقام میں اس آیت سے بھی تمسک کیا گیا ہے کہ حضور (ص) پوری امت کے اعمال کے شاھد ہیں یعنی ان کو دیکھ رہے ہیں یہ آیت مطلق ہے یعنی آیہ مبارکہ میں حیات کی قید کا ذکر نہیں ہے۔ کہ تم فقط حالت حیات میں شاہد ہو اور ممات یعنی

---

(۱) پ۲۲ سورہ احزاب آیہ۴۵

Scanned by TapScanner

(ظاہری زندگی کے بعد) نہ۔ تو اس آیہ مبارکہ کے اطلاق سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ حیات اور ممات کے بعد بھی آنحضرت (ص) ہر زمانے میں اعمال کے شاھد ہیں شھادت وہ دے سکتا ہے جو ان کو دیکھ رہا ہو۔ اس مطلب کی تائید اہل سنت کے بزرگان نے بھی کی ہے چنانچہ امام محمد بن یوسف صالحی شامی متوفی ۹۴۲ نے ابو منصور عبد القاہر بغدادی شیخ شافعیہ کا نظریہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ہمارے محقق متکلمین کا نظریہ یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ وفات کے بعد (بھی) زندہ ہیں اور اپنی امت کی اطاعت (عبادات) پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے عصیان کی وجہ سے محزون ہوتے ہیں۔(۱)

والشاھد علی ذالک : ﴿وقال اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ والمؤمنون﴾(۲)

اور پیغمبر کہہ دیں کہ تم لوگ عمل کرتے رہو کہ تمہارے عمل کو اللہ، رسول اور مومنین سب دیکھ رہے ہیں۔

کتب تفاسیر میں مروی ہے کہ مومنون سے مراد ائمہ معصومین علیہم السلام ہیں جو ذوات مقدسہ لوگوں کے اعمال کو دیکھ سکتی ہیں کیا وہ ان کی پکار کو نہیں سن سکتیں؟

حالانکہ ہمیں پروردگار تک پہنچنے کے لیے وسیلہ کے تلاش کرنے کا حکم دیا گیا

(۱) سبل الھدی ج ۱۲ ص ۳۵۵ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت۔

(۲) سورہ توبہ آیہ ۱۰۵۔

ہے ﴿یا ایها الذین امنوا اتقوا الله و ابتغوا الیه الوسیلة و جهدوا فی سبیله لعلکم تفلحون﴾ (۱)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس تک پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو کہ شاید اس طرح کامیاب ہو جاؤ۔ ان وسیلوں سے ایک وسیلہ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں کہ اگر وہ کسی گنہگاری کی بخشش کے لیے طلب مغفرت کریں تو خدا گنہگاروں کو بخش دیتا ہے۔ اس مطلب کی تائید بھی دلیل قرآنی سے ثابت ہے۔

﴿ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاء وک فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما﴾ (۲)

اے کاش جب ان لوگوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تھا تو آپ کے پاس آتے اور خود بھی اپنے گناہوں کے لیے طلب مغفرت کرتے اور رسول بھی ان کے حق میں طلب مغفرت کرتے تو یہ خدا کو بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پاتے۔

یہ آیت بھی مطلق ہے اس میں حیات کی قید نہیں ہے۔ چاہے وہ حضور ﷺ کی زندگی میں ان کے پاس آئیں اور ان سے طلب مغفرت کی درخواست کریں یا ان کی رحلت کے بعد ان کی قبر مبارک پر درخواست پیش کریں۔ بلکہ وہ تو عالمین کے

(۱) سورہ مائدہ آیہ ۳۵

(۲) سورہ نساء آیت ۶۴

Scanned by TapScanner

لیے رحمت بن کر آئے ہیں

وما ارسلناک الا رحمة للعالمین ۔(۱)اور (اے) رسول (ص)

ہم نے تم کو سارے جہان کے لوگوں کے حق میں از سرتا پا رحمت بنا کر بھیجا۔

اگر عالمین میں رہنے والی ہر مخلوق بھی ان کو اپنا وسیلہ قرار دے تو وہ ان کی مدد فرمائیں گے۔حضور (ص) پر جو امتی بھی جہاں کہیں ہو درود اور سلام پڑھتا ہے تو وہ اس پر آگاہ ہیں (خواہ بدون واسطہ خواہ بواسطہ مَلک) چنانچہ اہل سنت کی روایات بھی اس مطلب پر دال ہیں جب حکم یہ دیا گیا ہے کہ جب کوئی حاجت خدا سے طلب کرو تو درود کے ساتھ طلب کیا کرو تو یہ کیسے باور کیا جائے کہ درود کی آواز تو ان تک پہنچ جائے لیکن صدائے درخواست نہ۔ بلکہ حضور ﷺ نے اپنے ساتھ توسل کرنے کا خود حکم دیا ہے۔اور یہ روایت صحاح ستہ اہل سنت میں موجود ہے۔ جو کہ سند کے حوالے سے صحیح بھی ہے۔جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جناب عثمان بن حنیف روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اور حضور ﷺ سے شفا کی درخواست کی تو فرمایا اگر میں تیرے حق میں دعا نہ کروں تو بہتر ہے (یعنی اس نابینائی پر صبر کرے گا تو ماجور ہے) اگر چاہتے ہو تو میں دعا کرتا ہوں تو اس نے عرض کیا کہ آپ (ص) دعا کریں تو آپ نے اس کو حکم دیا کہ وضوء کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور یہ دعا پڑھے۔

---

(۱) سورہ مبارکہ انبیاء آیت ۱۰۷۔

Scanned by TapScanner

اللھم انی اسالک واتوجہ الیک بمحمد نبی الرحمۃ یا محمد انی قد توجھت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضیٰ اللھم فشفعہ فیّ۔ (۱)

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد ﷺ کے واسطے سے اے محمد (ص) میں آپ کے واسطے سے اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہوں اپنی اس حاجت میں تاکہ پوری ہو خدایا تو ان کی شفاعت کو میرے حق میں قبول فرما۔

مسند احمد میں منقول ہے کہ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور شفا پا گیا۔ تو یہ دعا صرف اسی شخص کے لیے نہیں ہے بلکہ ہر کوئی اسے پڑھ سکتا ہے یہی وجہ ہے علماء اہل سنت نے اس روایت کو صلوۃ حاجت کے باب میں نقل کیا ہے۔ نیز جناب عثمان بن حنیف نے عثمان بن عفان کے زمانہ میں ایک شخص کو بھی دعا تعلیم دی تھی جس کی حاجت پوری نہیں ہو رہی تھی لیکن جب اس نے یہ دعا پڑھی اور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کو اپنا شفیع بنایا پروردگار کی بارگاہ میں تو اس کی حاجت روا ہو گئی (۲) اور مقام میں سندی موافقت سے اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ہر مسلمان نماز [illegible] میں

---

(۱) سنن ترمذی ج [illegible] ص [illegible] باب [illegible]، سنن ابن ماجہ ج [illegible] ص [illegible] باب ما جاء فی صلوۃ الحاجۃ [illegible]

(۲) معجم [illegible]

سلام میں السلام علیک ایھا النبی ورحمة الله وبرکاته کہ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر مانتا ہے بلکہ نہ صرف نبی پاک (ص) آواز کو سن سکتے ہیں بلکہ وہ دیکھ رہے ہیں جیسا کہ گذر چکا ہے اور علاوہ اس کے یہ روایت بھی مقام میں تصریح کر رہی ہے کہ میت جب قبر میں رکھی جاتی ہے تو منکر ونکیر سوالات کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں تو وہ اس سے پوچھتے ہیں ما کنت تقول فی هذا الرجل محمدؐ فتح الباری ج ۳ ص ۲۴۴ باب المیت یسمع خفق النعال ۔ کہ تو ان یعنی حضرت محمدؐ کے بارہ میں کیا نظریہ رکھتا تھا۔

اس روایت کے بارہ میں ابن حجر مکی سے سوال کیا گیا کہ هذا الرجل کلمہ هذا ، حضور پر اشارہ کرتا ہے کہ وہ حاضر ہوں حالانکہ ایک ہی وقت میں بہت لوگ مرتے ہیں اور ادھر ہر میت سے یہی سوال ہو رہا ہے تو ایک ہی وقت میں نبی پاکؐ کس طرح سب کے پاس حاضر ہوتے ہیں تو اس کا جواب ابن حجر ، امام عارف ابن ابی حمزہ کے قول سے دیتے ہیں کہ هذا الرجل سے مراد نبی پاک کی ذات ہیں اور ان کی رؤیت آنکھوں کے ساتھ ہوتی ہے اور یہ خدا کی قدرت ہے کہ لوگ ایک ہی وقت مختلف جگہوں پر مرتے ہیں اور وہ سب ان کو نزدیک سے دیکھتے ہیں۔ (۱)

علامہ مجلسی اپنے رسالہ اعتقادات میں فرماتے ہیں حضورؐ اور ائمہ طاہرینؑ کے موت کے وقت حاضر ہونے کا اقرار بھی ضروری ہے۔

---

(۱) فتاوی ابن حجر ج ۳ ص ۹ باب الجنائز طبع دار الفکر بیروت۔

Scanned by TapScanner

بعض لوگ سواد اعظم (وہابی فرقہ) کا یہ عقیدہ ہے کہ روح جب نکل جاتی ہے تو میت کیا سنے گی حالانکہ خود ان کی کتب حدیث وغیرہ میں ہے کہ اموات آوازوں کو سنتے ہیں جو ان کی زیارت کے لیے جاتا ہے وہ اس کو پہچانتے ہیں بلکہ سلام کا جواب بھی دیتے ہیں امام محمد ابن یوسف صالحی شامی اپنی کتاب سبل الہدیٰ ج ۱۲ ص ۳۵۵ پر شیخ جمال الدین اردبیلی شافعی کی کتاب الانوار فی اعمال الابرار سے امام بیہقی کا قول نقل کیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام رحلت کے بعد ان کی ارواح ان کی طرف پلٹا دی جاتی ہیں اور وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں۔

نیز امام محمد صالحی نے یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ رسول خداؐ نے شب معراج حضرت موسیٰ کو قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے بلکہ صحیح حدیثوں میں آیا ہے کہ حضرت آدم حضرت ابراہیمؑ نے حضورؐ کو نیک بھائی کہہ کر مرحبا کہا ہے۔ (۱) بلکہ انس سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں (اور) نماز پڑھتے ہیں۔ (۲)

جب ان کا قبروں میں زندہ ہونا ثابت ہو گیا تو سابقہ دلائل اور شواہد سے حضورؐ کا سننا بھی ثابت کیا جا چکا ہے۔

کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اس دور میں موبائل ایک آلہ جس سے دنیا کے ہر

---

(۱) سبل الہدیٰ ج ۱۲ ص ۳۶۱

(۲) سبل الہدیٰ ج ۱۲ ص ۳۶۷

کرنے میں آواز پیدا کی ہے۔

خدائی قدرت کا تو اندازہ نہیں کیا جا سکتا تو اس میں شک نہیں ہے کہ خدا کے حکم میں بغیر آلے کے بھی اس کی بات پہنچ جاتی ہے بلکہ بغیر آلہ کے خدا نے آج سے کئی ہزار سال پہلے حضرت ابراہیم کی آواز زمین و آسمان میں منتقل کی تھی جیسا کہ اہل علم کی معتبر کتب میں یہ روایت نقل ہوئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم بیت اللہ کو تیار کر چکے تو عرض کی پروردگار میں نے یہ گھر تیار کر دیا ہے تو حکم ہوا کہ واذن فی الناس بالحج (۱) لوگوں میں حج کرنے کا اعلان کرو کہا میری آواز نہیں پہنچے گی فرمایا تم اعلان کرو اور اعلان پہنچانا ہمارا کام ہے حضرت ابراہیم نے حجر پر یا صفا پر یا مقام پر یا ابو قبیس پہاڑ پر کھڑے ہو کر حج کا اعلان کر دیا کہ حج فرض ہو چکا ہے تو ان کی آواز کو جو کوئی زمین و آسمان کے درمیان تھا سب نے سن لی تھی کہ باپوں کے صلبوں اور ماؤں کے رحموں میں بچوں اور نطفوں نے بھی وہ آواز سنی اور سب نے لبیک کہی قیامت تک جو لوگ حج پر مشرف ہوتے ہیں یہ حضرت ابراہیم کے اعلان کی اجابت کا اثر ہے ملاحظہ ہو (۲)

تفسیر خازن کی عبارت فقال ابراهیم علیه السلام ما یبلغ صوتی

---

(۱) سورۃ حج آیت ۲۷

(۲) تفسیر خازن [illegible]

[illegible]

[illegible]

فقال الله فقال الله علیک الاذان و علینا الابلاغ۔ اعلان کرنا آپ کا کام ہے اور پہنچانا ہمارا کام ہے۔

سوال: کیا بعض خیال سے بھی کلام میں جو خدا کی ذات کے سوا دوسری شے تک معصوم کی آواز پہنچا سکتا ہے یا وہ دوری کی آواز کو بھی زندہ معصوم تک نہیں پہنچا سکتا؟

دعا کو یوں کہیں کہ خداوند متعال بحق محمد و آل محمد (ع) اسے منصب سے دور رکھے بحق نکلے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

سوال: جن آیات میں خدا کے علاوہ کسی اور کو پکارنے کی مذمت آئی ہے ان کے بارے میں وضاحت فرمائیں۔

جواب: بعض وہ آیات جن میں خدا کے علاوہ کسی کو پکارنے کی نہی آئی ہے یا اس کی مذمت آئی ہے یہ آیات بتوں اور غیر خدا کی پوجا کرنے کے مورد میں ہیں کہ وہ لوگ خدا کی جگہ بتوں کو اور غیر خدا کو خدا سمجھتے اور ان کو پکارتے اور عبادت کرنے لگے ہیں۔

اور قرآن پاک کی وہ آیات جن میں خداوند متعال ارشاد فرماتا ہے کہ تم مجھے پکارو تو یہ حق سے ہے کیونکہ مخلوق و خالق حقیقی وہی پالنے والا ہے اور اسی کی بندگی کرنی چاہیے۔

لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ خدا کی بارگاہ میں اس کے اولیاء کو وسیلہ قرار دینا شرک ہے بلکہ خود اس ذات اقدس نے وسیلے سے تلاش کا حکم دیا ہے۔

﴿یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله وابتغوا الیه الوسیلة﴾۔ (۱)

---

(۱) سورہ مائدہ آیت ۳۵

اے مومنوں اللہ سے ڈرو اور اس تک پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرو۔

نیز اگر غیر خدا کی مدد شرک ہوتی تو خدا کا حبیب (ص)، خدا سے اور مددگار کا ہر گز سؤال کا نہ کرتا۔

﴿و اجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا﴾ (۱)

خدایا میرے لیے اپنی طرف سے مددگار قرار دے دے۔

جناب ابن عباس فرماتے ہیں خدا نے حضور (ص) کی دعا کو قبول فرمایا اور ان کو حضرت علی علیہ السلام عطا فرمایا، کہ وہ ان کے مددگار تھے۔ اولا اگر غیر خدا کی مدد شرک ہوتی تو سرور کائناتؐ ہر گز خدا سے، مددگار کا مطالبہ نہ کرتے چونکہ حضورؐ غیر شرعی دعا ہر گز نہیں مانگ سکتے وثانیا۔ خود خدا، اس دعا پر آنخضرت (ص) کو متنبہ فرماتا کہ میرے علاوہ کوئی مددگار ہو سکتا ہی نہیں تم ایسی دعا کیوں مانگ رہے ہو۔

وثالث: فرضا اسی صورت میں، یعنی دعا مانگنے کی صورت میں دعا کو قبول بھی نہیں کرنا چاہیے تھا۔ حالانکہ خداوند متعال، نے آنخضرت ﷺ کی دعا کو قبول فرمایا ہے اور ان کو مددگار کے طور پر حضرت علی علیہ السلام کو عطا فرمایا۔

تو معلوم ہوا کہ حضرت علی کی مدد، درحقیقت مدد خدا ہے اور اس کا شرک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

قال ابن عباس......(و اجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا) قال

---

(۱) سورہ مبارکہ اسراء آیت ۸۰

Scanned by TapScanner

لقد استجاب الله نبیه دعاء ہ فأعطاہ علی بن ابی طالب سلطانا ینصرہ علی أعدائه۔(۱)

بلکہ خداوند متعال قرآن مجید سورہ تحریم آیہ۴ میں فرماتا ہے

اے رسول تمہارا مددگار خدا، جبریل، صالح المومنین اور ملائکہ ہیں۔

﴿فانّ الله هو مولاہ وجبریل و صالح المؤمنین و الملائکة بعد ذلک ظهیر ﴾۔

مفسر قرآن اہل سنت جلال الدین سیوطی نے اپنی تفسیر درمنثور ج۸ ص۲۲۴ طبع دار الفکر بیروت۔ پر طرق متعدد کے ساتھ روایات ذکر کی ہیں جن میں تصریح موجود ہے کہ آیت میں (صالح المومنین) سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

اگر غیر خدا کی مدد مطلقا شرک محسوب ہے تو خدا نے اپنے حبیب کے لیے جبریل، ملائیکہ اور حضرت علیؑ کو مددگار کیوں قرار دیا ہے۔

خلاصہ یہ کہ جن آیات میں غیر خدا کو پکارنے کی مذمت کی گئی ہے وہ بتوں (و غیرہ) کے مربوط ہیں جن کو وہ خدا سمجھ کر پکارتے تھے

سورہ نحل کی آیت ۲۰ **﴿و الذین یدعون من دون الله لا یخلقون شیئا وهم یخلقون﴾** اس کے علاوہ جنہیں یہ مشرکین پکارتے ہیں وہ خود ہی مخلوق ہیں اور وہ کسی چیز کو خلق نہیں کر سکتے ہیں۔ سورہ حج کی آیت ۷۳ **﴿یا ایها**

(۱) تفسیر برہان ج۲ ص۴۱۰ طبع موسسہ علمی بیروت مناقب شہر آشوب ج۲ ص۶۷.

الناس ضرب مثل فاستمعوا له ان الذین تدعون من دون الله لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا له وان یسلبهم الذباب شیئا لا یستنقذوه منه ضعف الطالب والمطلوب﴾ اے لوگوں تمہارے لیے ایک مثل بیان کی گئی ہے لھذا اسے غور سے سنو یہ لوگ جنھیں تم خدا کو چھوڑ کر آواز دیتے ہو یہ سب مل بھی جائیں تو ایک مکھی نہیں پیدا کر سکتے ہیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے تو یہ اس سے چھڑا بھی نہیں سکتے ہیں کہ طالب اور مطلوب دونوں ہی کمزور ہیں۔

یہ آیات اور اس مضمون کی دوسری آیات میں غیر خدا کو پکارنے کی جو مذمت آئی ہے وہ اس لیے ہے کہ وہ لوگ ان بتوں کو خدا سمجھتے تھے۔ حالانکہ اولیاء خدا کو مقام توسل میں کوئی مسلمان بھی خدا سمجھ کر استغاثہ نہیں کرتا بلکہ ان کو خدا کے مقرب بندے سمجھ کر ان کو وسیلے کے طور پر پکارا جائے تو اس چیز کا شرک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ چیز ان آیات کے ساتھ منافات نہیں رکھتی۔ بلکہ وسیلہ کا حکم تو خود خدا نے دیا ہے کما مر آنفا۔

ان آیات میں تو یہ چیز صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ وہ (بت) جن کو تم پکارتے ہو وہ خود مخلوق ہیں کسی چیز کو خلق نہیں کر سکتے مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے اور مکھی اگر ان سے کوئی چیز چھین لے تو اس کو چھڑا بھی نہیں سکتے حالانکہ اولیاء خدا تو خدا کی دی ہوئی قدرت سے خدائی کام بھی انجام دے سکتے ہیں۔

جیسا کہ حضرت عیسیٰ کے متعلق سورہ آل عمران آیت ۴۹ میں ہے۔

Scanned by TapScanner

﴿ انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ وابری الاکمہ والابرص واحی الموتی باذن اللہ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذلک لایۃ لکم ان کنتم مؤمنین ﴾

اس آیت میں حضرت عیسیٰ پیغمبر باذن اللہ پرندوں کے خلق کرنے، پیدائشی اندھوں کو بینا کرنے اور باذن اللہ مردوں کو زندہ کرنے کی خبر دے رہے ہیں نیز لوگوں کے کھانے اوران کا گھروں میں ذخیرہ اشیاء کی خبر دے رہے ہیں (یعنی غیبی اخبار) یہ ہے خدا کی عطا کردہ نبی کی قدرت۔ (ان فی ذلک لایۃ لکم ان کنتم مؤمنین اس میں تمہارے لیے نشانی ہے اگر تم مؤمن ہو)

مخفی نہ رہے کہ بار بار باذن اللہ کا تکرار اس لیے ہے تاکہ ان پر کسی کو خدائی کا شبہ نہ ہو۔

حالانکہ سورہ نحل کی آیت ۲۰ اور سورہ حج کی آیت ۷۳ میں تصریح تھی کہ وہ غیر خدا جن کو تم پکارتے ہو (بت وغیرہ) وہ کچھ بھی خلق نہیں کرسکتے بلکہ مکھی بھی پیدا نہیں کرسکتے بلکہ اگر وہ سب (غیر خدا) اکٹھے بھی ہوجائیں تو مکھی جو چیز ان سے چھین لے اس کو واپس نہیں لے سکتے اور ادھر سورہ آل عمران کی آیت میں حضرت عیسیٰ باذن اللہ پرندوں کے خلق کرنے مریضوں کو شفا دینے اور مردوں کے زندہ کرنے کی بات کررہے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ یہاں مؤمنین اچھی طرح متوجہ رہیں۔ مغرضین اور نادانوں کے

Scanned by TapScanner

سوالات اور غیر خدا کو پکارنے کا سوال۔

جن آیات میں غیر خدا کو پکارنے کی مذمت آئی ہے وہ اس جہت سے ہے کہ وہ لوگ ان کو خدا سمجھ کر پکارتے تھے اور یہ بات عقیدہ توحید سے منافات رکھتی ہے۔

اور اولیاء خدا و معصومین علیہم السلام کو خدا کے دربار میں وسیلہ قرار دینا اور ان کو مدد کے لیے پکارنا، اس کا شرک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ان کی مدد، مدد خدا ہے کیونکہ یہ حضرات علیہم السلام ہی باب اللہ اور مخلوق پر خدا کی حجت ہیں اور ان سے افضل کائنات میں کوئی وسیلہ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام نے بھی خدا کے دربار میں محمد و آل محمد علیہم السلام کو واسطہ بنایا تھا اور ان کی وجہ سے ان کی توبہ قبول ہوئی۔ (۱)

بلکہ روایات میں ہے کہ اے آدم یہ میرے برگزیدہ اور منتخب بندے ہیں جب بھی تجھے کوئی حاجت ہو ان کے توسط سے مانگ۔ حضور فرماتے ہیں کہ جس کو بھی خدا کی طرف کوئی حاجت ہو وہ محمد و آل محمد علیہم السلام کو وسیلہ قرار دے۔ (۲)

خلاصہ کلام یہ کہ اولیاء خدا کی قدرت بھی قرآن سے ثابت کی جا چکی ہے اور وسیلہ کا حکم بھی قرآن سے ثابت ہے۔

دعا ہے کہ خداوند متعال بحق معصومین علیہم السلام سب کو منحرفین اور جہال کے شر

---

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

سے محفوظ فرمائے اور سب مسلمانوں کو حق سمجھنے اور حق پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

سوال: آیا معصومین علیہم السلام علم غیب رکھتے ہیں؟

جواب: مقدمۃ مخفی نہ رہے کہ خدا کا علم ذاتی ہے اور انبیاء اور اوصیاء کا علم عطائی ہے خداوند متعال قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے

(عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه أحدا الا من ارتضی من رسول) (۱)

وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا مگر جس رسول کو پسند کرلے۔

خدا نے غیب کا جو علم حضور کو عطا فرمایا ہے حضورؐ نے اس کو امیر المومنین علی علیہ السلام کو عطا فرمایا ہے اور امیر المومنینؑ کے ذریعہ باقی ائمہ علیہم السلام کو بھی ملا ہے

امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ خدوندان چیزوں کا بھی عالم ہے جو مخلوق سے پوشیدہ ہیں اور جس کو مقدر کرتا ہے۔ قبل اس کے ان کو خلق کرے ان سے آگاہ ہے اس طرح کا علم خدا کے پاس ہے اور مشیت الٰہی پر موقوف ہے اگر ارادہ کرلے تو حکم کرتا ہے اور کبھی اس میں بداء ہوجاتی ہے اور امضاء نہیں کرتا۔ لیکن ان چیزوں کا علم جس کو خدا نے مقدر کردیا ہے اور امضاء کردیا ہے وہ

---

(۱) سورہ جن آیت ۲۷۔

Scanned by TapScanner

علم حضورؐ کے پاس ہے اور ان سے ہم تک پہنچا ہے چنانچہ روایات میں ہے کہ معصومین علیہم السلام ما کان اور ما یکون (جو کچھ تھا اور جو کچھ ہوگا) کا علم رکھتے ہیں

خلاصہ یہ کہ خدا کے لیے دو علم ہیں اور لعل، قل رب زدنی علما کا اشارہ، کسی امر کی تقدیر کے بارے میں اور بدا کی طرف ہو کہ ان کا علم بھی مجھے عطا فرمانا۔ اور خدا اس چیز کا علم بھی اپنے پیغمبرؐ کو عطا فرماتا ہے اور جن آیات اور روایات میں علم غیب کی نفی کا ذکر آیا ہے یا تو اس سے مراد غیب ذاتی ہے یا ان سے مراد وہ علم خاص ہے جو خدا کے پاس ہے جیسے قیامت کا علم یا علم کے اظہار کی عدم اجازت مراد ہے یا علم ظاہری کی نفی مراد ہے جو کہ عادی اسباب اور ظاہری امارات سے حاصل ہوتا ہے او غیر ذلک اکثر روایات، معصومین علیہم السلام کے لیے علم غیب رکھنے کو ثابت کرتی ہیں اور یہ روایات، نافیہ روایات کی نسبت زیادہ اور سند کے حوالے سے صحیح تر ہیں اور مشہور بھی ہیں اور غیب کی نفی کرنے والی روایات اور مشیت سے مقید کرنے والی اور نسیان انبیاء والی روایات، شاذ اور موافق اہل سنت ہیں لہذا نافیہ روایات (علم غیب) قابل اعتماد نہیں ہیں مضافا بر اینکہ نافیہ روایات میں تقیہ کا احتمال بھی پایا جاتا ہے۔ (بلکہ روایات میں ہے کہ اسم الاکبر ۷۳ حرف ہیں جن میں ۷۲ کا علم خدا نے حضرت محمد مصطفیٰؐ کو دیا ہے اور ان سے ائمہ طاہرین علیہم السلام کو ملا ہے)۔

لہٰذا علم معصومین علیہم السلام کی کیفیت کے بارہ میں کہ وہ حضوری ہے یا ارادی تو اس بارے میں علماء کے دو قول ہیں اور مشہور بین العلماء قول اول ہے علامہ محمد حسین مظفر اسی نظریہ پر اصرار رکھتے ہیں۔

Scanned by TapScanner

البتہ یہاں تفصیل کا قائل ہو جانا بھی ممکن بلکہ انسب ہے وہ یہ کہ جن امور کے علم کی احتیاج ہو ان کا علم بالفعل اور حضوری ہو اور جن امور کے علم کی احتیاج نہ ہو اگر ان کو جاننا چاہیں تو جان لیتے ہیں ان کی نسبت ارادی ہو تو اس سے جمع بین الروایات اور اقوال ہو جائے گی۔ فتامل۔ مگر یہ کہا جائے کہ علم ارادی بھی، علم حضوری کے حکم میں ہے چونکہ ارادہ کرنے پر کوئی زور تو نہیں لگتا۔

ایک ضروری نکتہ کی وضاحت:

غیب: شہود کے مقابلہ میں ہے غیب ان اشیاء کا نام ہے جو ادراک حسی کے دائرے سے خارج ہوں اور شہود نام ہے ان چیزوں کے ادراک کا جو حواس ظاہری کے محدودہ میں ہو۔

لیکن مقام میں غیب سے مراد، اشیاء کا علم جو معمولی اور عادی ذریعہ سے معلوم نہ ہو خواہ مشاہدات سے ہو یا مغیبات سے۔

یہ جو روایات میں وارد ہوا ہے کہ جب ائمہ طاہرین علیہم اسلام، کوئی آئندہ کے بارے میں غیبی خبر دیتے تو فرماتے تھے کہ یہ علم غیب نہیں ہے بلکہ ہم نے اسے رسول خداؐ سے لیا ہے۔ یا امیر المومنین علیؑ کا جنگ جمل کے بعد بصرہ میں کچھ آئندہ حوادث کی خبریں دینا اور ایک صحابی کا عرض کرنا کیا آپ غیبت جانتے ہیں؟ امامؑ کا تبسم کر کے فرمانا یہ علم غیب نہیں ہے یہ تو صرف صاحب علم سے تعلم ہے یا اس قبیل کی دیگر روایات جن میں غیب کی نفی کا ذکر آیا ہے، اس کی ایک خاص وجہ ہے وہ یہ کہ صدر

Scanned by TapScanner

اسلام میں ایک خاص اصطلاح تھی کہ غیب صرف ذاتی علم وآگاہی کو کہتے تھے یعنی علم غیب کا استعمال وہاں کرتے تھے جہاں، عالم، خدا کی طرف سے بغیر دوسرے کی تعلیم کے غیب کو جانتا ہو لہذا وہ تعلیم کے ذریعہ سے غیب پر آگاہی کو غیب نہیں کہتے تھے۔ اور ہمیں ان کی اس اصطلاح خاص سے غرض نہیں ہے کیونکہ لغوی حوالے سے اس طرح کی آگاہی علم غیب ہے، اہل لغت کی نگاہ میں فرق نہیں کرتا کہ علم غیب خود عالم کی طرف سے ہو یا کسی سے لیا ہو. اور یہ بات بھی مسلمات سے ہے کہ خدا کا علم ذاتی ہے اور انبیاء واوصیاء کا علم عطائی ہے اور انبیاء واوصیاء کا علم عطائی ہے. اب بحث اس میں ہے کہ اس علم عطائی پر غیب کا اطلاق کرنا صحیح ہے یا کہ نہیں؟

یہ بحث ایک طرح، اجتہاد کے مربوط ہے اور مقام میں دو قول ہیں قدماء اور بعض مفسرین کے نزدیک یہ اطلاق صحیح نہیں ہے (چونکہ انہوں نے اس خاص اصطلاح کو مدنظر رکھا ہے اور انہوں نے اس نکتہ سے غلفت کی ہے کہ معصومین علیہم السلام لوگوں کی عقلوں اور ان کے فہم وشعور کو مدنظر رکھتے ہوئے گفتگو فرماتے تھے. بالخصوص تازہ مسلمانوں سے تاکہ عدم فہم کی بنا پر کہیں غلو کا شکار نہ ہو جائیں امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں صاحب علم، ہر علم کی سب لوگوں کے لیے تفسیر نہیں کر سکتا چونکہ ان میں قوی بھی ہوتے ہیں اور ضعیف (الفکر) بھی ہوتے ہیں (۱) لہذا دقیق معارف اور باریکیوں کو ہر کسی کے سامنے پیش نہیں کیا جا سکتا)

---

(۱) التوحید۔ باب الرد علی الثنویہ والزنادقہ

لیکن محققین متاخرین کے نزدیک، یہ اطلاق صحیح ہے اور حق بھی یہی ہے کہ محمد وآل محمد علیہم السلام خدا کی عطاء سے علم غیب جانتے ہیں۔ اور اس پر قرآنی شواہد موجود ہیں جن کو ہم نے اپنی تحقیق کتاب عقائد الشیعہ میں ذکر کیا ہے **ولا مشاحة فی الاصطلاح** ،صاحبان علم کو اصطلاحات میں جھگڑا نہیں کرنا چاہئے کمالا یخفی اور اگر ہمارے بیان کردہ اس فوق الذکر، نکتہ کی طرف توجہ کی جائے تو بحث سرے سے ہی ختم ہو جاتی ہے۔ خواہ مخواہ، مومنین کو پریشان کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر کوئی مومنین میں فساد ڈال کر شہرت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے لعنت و پھٹکار کی شہرت سے اجتناب کرنا چاہیے اور علمی مطالب بیان کر کے، مومنین کی علمی مشکلات کو دور کرنے کے ساتھ اور مذہب حقہ کو تقویت پہچانے کے ساتھ اچھی شہرت حاصل کرنی چاہیے۔ فافہم جیداً خلاصہ یہ کہ محمد وآل محمد علیہم السلام جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور گذشتہ، حال، اور آیندہ کے واقعات وحالات کا علم رکھتے ہیں چاہے اس کو کوئی غیب کہے یا نہ کہے۔ محمد وآل محمد علیہم السلام کے بارے میں کہ وہ خدا کی عطا سے، علم غیب جانتے ہیں، اس عقیدہ سے غلو لازم نہیں آتا۔ نیز ئی نہ رہے کہ علمی مطالب میں جو وقت متاخرین علماء میں پائی جاتی ہے، وہ قدماء میں نہیں تھی۔ فافہم جیداً

سوال: معصومین علیہم السلام کی خلقت کے بارے کیا فرماتے ہیں؟

جواب: معصومین علیہم السلام کا بشری لباس میں آنا، حضرت آدم کے ذریعہ سے محقق ہوا ہے، حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت سے پہلے حضرات معصومین علیہم السلام کی خلقت، فقط نورانی تھی۔

آیۃ اللہ خمینی (رح) اپنی کتاب ولایۃ فقیہ ص ۶۸ پر لکھتے ہیں رسول خداؐ اور ائمہ علیہم السلام، روایات کے مطابق، اس دنیا سے پہلے عرش کے نیچے نور تھے طینت اور نطفہ کے انعقاد میں وہ دوسرے لوگوں سے امتیاز رکھتے ہیں۔ رسول اکرم (ص) و ائمہ طبق روایاتی کہ داریم قبل از این عالم انواری بودہ اند در ظلم عرش و در انعقاد نطفہ و طینت از بقیہ مردم امتیاز داشتہ اند

سوال۔ کیا حضرت ابراہیم کو امتحانات کی کئی منزلیں طے کرنے کے بعد اللہ نے منصب امامت عطا کیا ہے اگر ہاں تو ہمارے ائمہ معصومین علیہم السلام کا امتحان کب ہوا۔ امتحان ہوا یا نہیں؟

جواب: معصومین علیہم السلام کا امتحان عالم ذر میں ہوا ہے علامہ مجلسی (رض) نے بحار الانوار ج ۳۸ باب ۶۲ ص ۶۷ پر اوصیاء کے امتحان کا ذکر کیا ہے۔ امیر المومنین علی علیہ اسلام کا امتحان حیات پیغمبر میں اور انکی رحلت کے بعد بھی ہوا ہے. شب ہجرت پیغمبر اسلام (ص) کی جان کی حفاظت کے لئے ان پر اپنی جان کو قربان کرنے کی خاطر تلواروں کے سائے کے نیچے بستر پیغمبرؐ پر سونے سے بڑھکر اور کیا امتحان ہوسکتا ہے۔

سوال: کیا حضرت علی علیہ السلام، حضرت ابراہیم سے افضل ہیں اگر ہاں تو کس بنیاد پر جبکہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس دو منصب تھے منصب رسالت و منصب امامت جبکہ حضرت علی علیہ اسلام کے پاس ایک منصب امامت ہے، معیار اولویت کیا ہے؟

Scanned by TapScanner

جواب ۔ حضرت علی علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہیں چونکہ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ، حضرت ابراہیم سے افضل ہیں اور بنص قرآن (انفسنا و انفسکم آیہ مباہلہ) حضرت علی علیہ السلام نفس پیغمبر ہیں، پس جو کمالات و فضائل حضرت محمد مصطفیٰ کے لئے ثابت ہیں، وہ حضرت علیؑ کے لئے بھی ہیں مگر نبوت چونکہ نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہے لھذا حضرت علی علیہ السلام منصب نبوت پر فائز نہیں ہیں۔ اگر نبوت، حضرت محمد مصطفیٰؐ کے بعد جاری رہتی تو حضرت علیؑ منصب نبوت پر بھی فائز ہوتے۔

بعبارۃ اخری۔ حضرت علی علیہ السلام میں نبوت کے لئے مقتضی موجود ہے۔ لیکن (خاتمیت) مانع موجود ہے۔

چونکہ علی علیہ السلام، نفس پیغمبر ہیں اور پیغمبرؐ، حضرت ابراہیمؑ سے افضل ہیں۔

پس حضرت علی علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہیں۔

وثانیا: حضرت علی علیہ السلام کی افضلیت کی دیگر دلیل یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امامت و نبوت محدود (۱) تھی۔ لیکن حضرت علی علیہ السلام کی امامت تا قیامت باقی ہے۔ فتامل۔

ثالثا: حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے صحیفوں اور جوان سے قبل انبیاء پر صحیفے

---

(۱) یعنی اپنے زمانے تک تھی چونکہ ان کے بعد تین اولی العزم پیغمبر آئے ہیں۔ ہمارا اصول عقائد میں ملت ابراہیمی پر ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کی امامت و نبوت کا زمانہ بھی باقی ہو۔

Scanned by TapScanner

نازل ہوئے ،ان کے عالم تھے لیکن حضرت علی علیہ السلام ،تمام صحف انبیاء کے علاوہ دیگر کتب آسمانی زبور،تورات ،انجیل اور قرآن کے بھی عالم ہیں بلکہ روایات میں ہے کہ وہ ما کان وما یکون الی یوم القیامۃ کے بھی عالم ہیں

خلاصہ یہ کہ حضرت علی علیہ السلام علم الاولین والاخرین کے وارث ہیں۔

بعبارۃ واضح تر حضرت محمد مصطفیٰؐ اور ائمہ طاہرین علیہم السلام سب مخلوق سے اشرف ہیں اور تمام انبیاء ،اور ملائکہ سے افضل ہیں ان کے پاس تمام انبیاء کے علوم ،آثار و تبرکات موجود ہیں اگر خدا ان کو خلق نہ کرتا تو کسی چیز کو بھی خلق نہ کرتا پس کائنات میں سب سے افضل حضرت محمد مصطفیٰؐ ہیں اور ان کے بعد وائمہ طاہرین علیہم السلام افضل ہیں۔

سوال: ارشاد نبوی کہ میں اور علی اور ایک ہی نور کے دو حصے ہیں کہ وضاحت فرمائیں؟

جواب: اہل سنت کے عالم علامہ خوارزمی نے اپنی کتاب مقتل الحسین ص ۵۰ فصل رابع میں روایت نقل کی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا میں اور علی (حضرت آدم کی خلقت سے چودہ ہزار سال پہلے خدا کے سامنے نور تھے پھر جب خدا نے حضرت آدمؑ کو خلق کیا تو اس نور کو ان کی صلب میں رکھا اسی طرح یہ نور صلب بہ صلب منتقل ہوتا ہوا صلب (حضرت) عبدالمطلب میں منتقل ہوا پھر ان کی صلب سے خدا نے اس نور کو نکالا اور اس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ایک حصہ صلب (حضرت) عبداللہ اور دوسرا حصہ صلب (حضرت) ابو طالب میں رکھا۔پس علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں ان کا

Scanned by TapScanner

گوشت میرا گوشت ان کا خون میرا خون ہے۔ جو علیؑ سے محبت کرتا ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جو ان سے بغض رکھتا ہے میں اس سے بغض رکھتا ہوں۔ اسی مضمون کی روایات کو محدث کبیر علامہ مجلسی نے اپنی کتاب بحار الانوار میں ذکر کیا ہے۔

سوال۔ **ما کنت تدری ما الکتاب و لا الایمان** سورہ شوریٰ آیت ۵۲ میں اللہ نے یہ خطاب کس سے فرمایا ہے کہ آپ نہیں جانتے تھے کہ قرآن کیا ہے اور ایمان کیا ہے؟

جواب: یہ خطاب حضورؐ کو ہے لیکن اس سے روایات کو مدنظر رکھنے کی وجہ سے وہ معنی مراد نہیں ہے جو ظاہر آیت سے سمجھا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ یہاں شیعہ اور سنی مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں کئی ایک تاویلیں کی ہیں چونکہ حضورؐ نزول وحی سے قبل بھی خدا پر ایمان رکھتے تھے لیکن کئی ایک نصوص میں ہے جن کا خلاصہ یہ کہ معصوم فرماتے ہیں خدا نے سب سے پہلے ہمارے نور کو خلق فرمایا اور ہم خدا کی تسبیح، تقدیس اور تحلیل کرتے تھے پھر ملائکہ نے ہم سے سن کر خدا کی تسبیح پڑھی تسبیح و تقدیس اور تحلیل کا پڑھنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ وہ خدا پر ایمان اور اس کی معرفت رکھتے تھے نیز مکہ مکرمہ میں نزول وحی سے قبل بھی رسول خداؐ، خدا کی عبادت کرتے تھے۔

اور کتاب کو نہ جاننے والی بات کی بھی تاویل کرنا پڑے گی جو کہ وصی پیغمبرؐ حضرت علی علیہ السلام نے ولادت کے بعد حضورؐ کے سامنے پورے قرآن کی تلاوت

Scanned by TapScanner

کی ہے کمانی الروایات بلکہ روایات میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں

فوجدته يحفظه كحفظي له من قبل ان يسمع مني حرفا ولا

آیۃ یعنی حضورؐ فرماتے ہیں میں نے علیؑ کو ایسا ہی حافظ قرآن پایا ہے جیسے خود میں حافظ قرآن ہوں۔ قبل اس کے حضرت علیؑ نے مجھ سے کوئی حرف یا آیت سنی ہو۔ حالانکہ اس وقت وحی بھی نازل نہیں ہوئی تھی اگر چہ حضورؐ کے پاس جو علم تھا وہ خدا کی طرف سے تھا لیکن یہ معلوم نہیں کہ خدا نے ان کو کب عطا فرمایا۔

اگر چہ بعض علماء نے (**ما كنت تدری ما الکتاب ولا الایمان**) کی یہ تاویل کی ہے کہ (مکہ میں) وحی نازل ہونے سے پہلے نہیں جانتے تھے لیکن یہ تاویل باطل ہے چونکہ حضرتؐ خدا پر ایمان بھی رکھتے تھے اور قرآن کے بھی حافظ تھے کما مرّ آنفا اور بعض ہمارے مفسرین نے اجمال اور تفصیل کے ساتھ تاویل کی ہے کہ وہ اجمالا جانتے تھے اور تفصیلا نہیں۔ لیکن یہ تاویل بھی سابقہ تاویل کی طرح باطل ہے چونکہ روایت تصریح کر رہی ہے کہ وہ پورے قرآن کے حافظ تھے تو پھر اجمال چہ معنی دارد؟

اور ایمان کے ارکان بھی تو قرآن میں ہی ہیں جو ذات نزول وحی سے پہلے پورے قرآن کا حافظ ہو تو یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ وہ ارکان ایمان سے ناواقف تھے؟ عمدہ یہی دو تاویلیں تھی اگر چہ بعض دیگر تاویلیں بھی کی گئی ہیں لیکن وہ قابل اعتنا نہیں ہیں اور بعض کی بازگشت انہی دو تاویلوں کی طرف ہے۔

شاید مراد یہ ہو کہ تم کتاب اور ایمان کے اظہار کرنے کے وقت کے بارے

Scanned by TapScanner

میں نہیں جانتے تھے کہ ان کا کب اظہار کرنا ہے تو اس بارہ میں آپ کو وحی سے بتایا گیا اور اس کا مطلب کی تائید بظاہر اس آیہ مبارکہ سے ہورہی ہے (**ولا تعجل بالقرآن من قبل ان یقضی الیک وحیہ و قل رب زدنی علما**) (۱) یعنی آپ وحی سے پہلے قرآن کے بارے میں تعجیل سے کام نہ لیں اور یہ کہتے رہیں کہ خداوندا میرے علم میں اضافہ فرما۔

اگر چہ بعض نے اس آیہ کو تعلم اور تلاوت کے مربوط سمجھا ہے کہ آپ، جبرائیل کے ساتھ آیات کو دہراتے تھے لیکن بظاہر اس سے مراد مقام تبلیغ ہے کہ قرآن کے بارے میں ،وحی آنے اور مکمل ہونے سے پہلے تعجیل سے کام نہ لیں اگر یہ تاویل وجیہ محسوب نہ ہو اور مزید تتبع کی صورت میں اس سے احسن تاویل نہ ہونے کی صورت میں پھر مقام میں توقف کرنا بہتر ہوگا اور اس کا علم وارثان قرآن کی طرف پلٹایا جائے گا کہ وہ خود بہتر جانتے ہیں کہ اس سے کیا مراد ہے۔

سؤال۔ کیا حضرت علیؑ نے ولادت کے بعد نزول قرآن سے پہلے قرآن سنا دیا تھا؟ جواب مع الحوالہ پیش کریں؟

جواب سؤال۔ حضرت علی علیہ السلام نے ولادت کے بعد نہ صرف قرآن کی تلاوت کی تھی بلکہ حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراھیم علیہم السلام کے پورے صحیفوں کو حضورؐ کے سامنے پڑھا

---

(۱) سورہ مبارکہ طہ آیت ۱۱۴

بلکہ روایت میں ہے کہ اگر (حضرت) شیث بھی وہاں حاضر ہوتے تو اقرار کرتے کہ حضرت علیؑ ان سے زیادہ حافظ تھے اور بعض روایات میں حضرت شیث کی بجائے حضرت آدم کا ذکر آیا ہے۔ بلکہ بعض روایات میں نقل ہوا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے تورات اور انجیل کو بھی پڑھا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ وہاں ہوتے تو اقرار کرتے کہ حضرت علیؑ انجیل کو ان سے بہتر حفظ ہیں(۱)

سؤال: کیا امام زمانہؑ سے قبل بھی کوئی ایسا ہادی ورہبر گذرا ہے جو لوگوں کی نگاہوں سے غائب رہا ہو؟

جواب: کئی ایک انبیا اور اوصیاء بھی لوگوں کی نظروں سے غائب رہے ہیں ملتھی بعض کی غیبت کی مدت کم تھی اور بعض کی زیادہ شیخ صدوق نے اپنی کتاب کمال الدین وتمام النعمۃ میں انبیاء اور اوصیاء کی غیبت کا ذکر کیا ہے کہ وہ بھی نظروں سے غائب رہے ہیں جیسے حضرت صالح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور دیگر انبیاء و اوصیاء حتی بعض کی غیبت کی مدت کا ذکر تو قرآن پاک میں بھی موجود ہے مانند حضرت عزیر کہ سو سال تک وہ ممات کی حالت میں رہے پھر خدا نے ان کو زندہ کیا (سورہ بقرہ آیہ ۲۵۹) وہ بھی تو ہادی ہی تھے اور سو سال تک لوگ ان سے بطور کلی استفادہ کرنے سے محروم رہے حالانکہ امام مہدیؑ ارواحنا فداہ بقدرت الٰھی زندہ ہیں اور مصلحتوں کی بناء پر خدا نے ان کو پردہ غیبت میں رہنے کا حکم دیا ہے اور وہ مؤمنین

۱۔ مدینۃ المعاجز ص ۷ طبع قدیم، بحار الانوار ج ۳۵ ص ۲۲ طبع مؤسسہ الوفاء بیروت، و کتب دیگر۔

Scanned by TapScanner

کے اعمال کو دیکھ رہے ہیں اور ان کے لیے دعا اور استغفار کرتے ہیں بلکہ کئی ایک افراد کو ان کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا ہے۔ اور زمین کبھی بھی حجت خدا سے خالی نہیں رہ سکتی جس کا خود علماء اہل سنت نے بھی اقرار کیا ہے ملاحظہ ہو فتح الباری شرح صحیح بخاری ج ۶ ص ۵۷۰ کتاب احادیث انبیاء باب نزول عیسی بن مریم

تو اس میں تعجب کی کون سی بات ہے کہ جب پہلے سے ہی ان کی طولانی غیبت کی خبر نبی پاکؐ اور ائمہ اطہار طاہرین علیہم السلام دے چکے ہیں تو ان حالات میں ان کا انتظار کرنا چاہیے نہ کہ انکار۔ اور آنجنابؑ کی غیبت خدا کے رازوں میں سے ایک راز ہے چنانچہ اہل سنت کے عالم، محدث کبیر ابراہیم جوینی اپنی کتاب فرائد السمطین جلد ۲ ص ۳۳۶ طبع بیروت میں بھی روایت نقل کی ہے جس کا خلاصہ یہ کہ حضورؐ نے حضرت جابر صحابی کو غیبت امام مہدیؑ کی تصدیق کرنے کے بعد فرمایا یہ خدا کے امروں سے ایک امر ہے اور اس کے رازوں میں سے ایک راز ہے اور لوگ اس چیز کے علم سے بے خبر ہیں۔ اے جابر اس بارہ میں شک سے پرہیز کر چونکہ شک خدا کے امر میں کفر ہے۔

نوٹ: ہم نے اس غیبت والے شبھہ کا تفصیلی جواب اپنی کتاب دفع الشبھات عن الامام المھدی عج میں دیا ہے اور غیبت امام علیہ الاالسلام کی وجوہات کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔

سوال: ہم جو عریضے امام زمانہؑ کی خدمت میں روانہ کرتے ہیں کیا وہ امامؑ تک پہنچ جاتے ہیں؟

جواب: امام زمانہ حضرت مہدی عج، ہمارے اعمال پر ناظر اور ہماری التجائیں ہیں ہماری مشکلات کے حل میں ہماری مدد فرماتے ہیں اگر ان کی نگاہ کرم ہم پر نہ ہوتی تو دشمنان دین ہمیں نگل جاتے۔

اور عریضوں کا امام علیہ السلام کی خدمت میں پہنچ جانا اس میں کچھ تعجب نہیں ہے بلکہ جب مؤمنین عریضے لکھ رہے ہوتے ہیں تو اس وقت بھی امام علیہ السلام اپنے علم امامت کے ساتھ ان کی درخواست اور حاجات کو جانتے ہیں

ایک مومنہ کچھ مال (سونے کی کنگنی دو انگوٹھیاں اور تین حلقے جن میں جواہرات تھے) لے کر جناب حسین بن روح نائب خاص امام زمان (ع) کے پاس آئی اوران سے علامت ونشانی کا مطالبہ کیا کہ میرے پاس کیا ہے کیونکہ آپ امام علیہ السلام کے نائب ہیں توان کا فرمانا اس مال کو دریا میں ڈال دو (یہ ہم تک پہنچ جائے گا) اور مومنہ چلی گئی اور اس مال کو دریا دجلہ میں ڈال دیا اور پھران کے پاس واپس آئی تو جناب حسین بن روح نے اپنی خادمہ کو حکم دیا کہ حجرہ سے اس مال لے کر آؤ تو وہ اس مال کو حجرہ سے لے کر باہر لائی تو اس مائی سے کہا گیا کہ اپنے مال کو پہچانو تو اس نے تصدیق کی کہ یہ وہی مال ہے جس کو میں دریا دجلہ میں ڈال کر آئی ہوں۔ یہ ہے قدرت امام زمان (عج) کے نائب خاص کی جو کہ واسطہ تھے مؤمنین اور امام علیہ السلام کے درمیان۔

Scanned by TapScanner

محدث جلیل القدر شیخ عباس قمی اپنی کتاب مفاتیح الجنان مترجم ص ۸۹۶ طبع انصاریان زیارت نواب الاربعہ۔ میں ذکر فرماتے ہیں کہ کوئی بھی ائمہ کے خاص اصحاب میں ان کی بزرگی وجلالت قدر تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ تقریبا ستر سال تک یہ بزرگوار منصب سفارت پر رہے اور امام اور ان کے ماننے والوں کے درمیان واسطہ بنے رہے جن کے ہاتھوں پر بہت سے کرامات ومعجزات جاری ہوئے اور کہا گیا ہے کہ بعض علماء ان کی عصمت کے قائل ہوئے ہیں اور پوشیدہ نہیں ہے کہ جس طرح یہ بزرگوار اپنی زندگی میں امام (ع) اور ان کی رعیت کے درمیان واسطہ تھے اور اس واسطہ کے لوازم میں لوگوں کی حاجات اور خطوط اور عریضوں کا آنحضرت (ص) تک پہنچانا تھا اب بھی وہ ویسے ہی منصب شریف پر فائز ہیں انہیں یہ فخر حاصل ہے اور لامحالہ وہ خطوط جو حاجات اور سختیوں پر مشتمل ہیں، ان کے واسطے سے آنحضرت (ص) تک پہنچتے ہیں جو ثابت ہے۔ خلاصہ یہ کہ عریضہ جات امام تک پہنچے ہیں

سوال: شہداء راہ خدا کی زندگی جسمانی و مادی ہے یا روحانی ومعنوی؟

جواب: شہداء کی زندگی، برزخی زندگی ہے اور وہ نعمات الٰہیہ سے متنعم ہوتے ہیں اور ہمیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہے۔

سوال: کیا ائمہ معصومین علیہم السلام خدائی صفات کے حامل ہیں؟

جواب: ائمہ علیہم السلام خدا کے خاص بندے ہیں اور مخلوق پر خدا کی حجت اور باب اللہ ہیں انہی کی وجہ سے خدا ہمیں رزق دیتا ہے اور بارش برساتا ہے اگر وہ کبھی مردوں کو باذن اللہ زندہ کر دیتے ہیں یا اور خارق العادہ کاموں کو انجام دیتے ہیں تو

Scanned by TapScanner

اس کا شرک سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سوال: کیا انبیاء و اوصیاء سے سہو ونسیان ہوتا ہے یا وہ سہو نسیان سے بری ہیں۔

جواب: انبیاء اور ائمہ علیہم السلام معصوم ہیں ہر قسم کے سہو ونسیان سے مبرا ہیں علامہ مجلسی (رض) فرماتے ہیں کہ اگر کسی روایت میں سہو ونسیان کا ذکر آیا ہے تو وہ تقیہ پر محمول ہے

سوال: حضرت آدم وحوا کی اولاد کی نسل کیسے چلی بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کا نکاح بیٹی سے کیا تھا یعنی بہن کا نکاح بھائی سے ہوا اور اسی طرح ان کی نسل چلی؟

جواب: زرارہ نے امام جعفر صادق (ع) سے راویت کی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت آدم کے ہاں شیث پیدا ہوا جس کا نام ھبۃ اللہ تھا (اور وہ زمین پر ان کا پہلا وصی ہوا) پھر شیث کے بعد یافث پیدا ہوا پھر جب وہ بالغ ہوئے تو جمعرات کے دن عصر کے بعد خدا نے جنت سے ایک حور جس کا نام نزلۃ تھا تو زمین پر اتارا پھر خدا نے حضرت آدم کو حکم دیا کہ حضرت شیث کا نکاح اس حور سے کردیں اور انہوں نے نکاح کر دیا پھر اگلے دن عصر کے بعد جنت سے ایک اور حور نازل کی جس کا نام منزلہ تھا خدا نے حضرت آدم کو حکم دیا کہ یافث کا نکاح اس حور سے کر دیں۔ انہوں نے بحکم خدا ان کا نکاح پڑھ دیا۔ اس شادی سے شیث کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور یافت کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ جب یہ بالغ ہوئے تو خدا نے حکم دیا کہ ان کا نکاح آپس

میں کردیں پس انبیاء مرسلین میں سے برگزیدہ ان دونوں کی نسل سے متولد ہوئے ہیں۔ بہن، بھائی سے نکاح والی بات غلط ہے۔(۱)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت آدمؑ کے ایک بیٹے کے لیے جنت سے حور آئی اور دوسرے بیٹے کا نکاح ایک جنیہ سے ہوا لوگوں میں جو خوبصورت اور خوش اخلاق ہیں وہ اس حور کی وجہ سے ہیں اور جو بدشکل اور بداخلاق ہیں وہ اس جنیہ کی وجہ سے ہیں۔(۲)

سؤال: کیا حضرت عبداللہ بن جعفر طیار سید تھے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن جعفر طیار سید تھے ان پر اوران کی اولاد پر صدقہ حرام ہے۔

سؤال: کیا حضرت سکینہؑ بنت الحسین واقعہ کربلا کے بعد زندہ رہیں اور شام کی اسارت کے بعد ان کی متعدد افراد کے ساتھ شادی ہوئی ہے؟

جواب: تحقیقی نظریہ ہے وہ زندان شام میں رحلت کرگئی متعدد افراد سے شادی والا نظریہ، آل رسول کے خلاف، نواصب کا نظریہ ہے جس کو بلا تحقیق ہمارے بعض علماء نے بھی اپنی کتب میں لکھ دیا ہے۔

---

(۱) وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۲۷۵۔۲۷۶ کتاب النکاح باب تحریم الاخت مطلقا۔ وجامع احادیث الشیعہ ج ۲۵ ص ۵۰۰۔۵۰۱ وکتب دیگر۔

(۲) جامع احادیث الشیعہ ج ۲۵ ص ۵۰۲۔۵۰۳۔

Scanned by TapScanner

سوال: سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۵۵ انما ولیکم اللہ ورسولہ الخ سے حضرت علیؑ کی فضیلت ثابت کریں جبکہ کچھ لوگ اس آیت سے آخری حصہ کا یوں ترجمہ کرتے ہیں نماز پڑھتے ہیں، زکوۃ دیتے ہیں اور رکوع کرتے ہیں۔

جواب: آیت ولایت میں ولی بمعنی حاکم، اولی بالتصرف کے ہے جس کی دلیل کلمہ انما حصر ہے اور آیت کا صحیح ترجمہ یوں ہے تمہارا ولی تو بس اللہ اور اس کا رسول اور وہ مومنین ہیں جو قائم کرتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوۃ کو در حالانکہ وہ رکوع میں ہوتے ہیں (وھم راکعون) آیت میں واؤ حالیہ ہے جس کی کئی ایک مفسرین اہل سنت نے تصریح کی ہے قیل ھو حال من یؤتون الزکاۃ بمعنی یؤتونھا فی حال رکوعھم فی الصلوۃ۔

وانھا نزلت فی علی کرم اللہ وجھہ حین سالہ سائل وھو راکع فی صلوتہ (۱) قاضی ثناء اللہ پانی پتی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں وجاز ان یکون الواو للحال من فاعل یؤتون ای یؤتون الزکاۃ فی حال رکوعھم فی الصلوۃ (۲)

قریب بہ اتفاق مفسرین اہل سنت، اور بالاتفاق علماء امامیہ کہ یہ آیت امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ اہل سنت کے

---

(۱) تفسیر کشاف ج ۱ ص ۶۴۷ طبع دار المعرفۃ بیروت۔
(۲) تفسیر مظہری ج ۳ ص ۱۳۲ طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ پاکستان۔

Scanned by TapScanner

مفسر آلوسی بغدادی اپنی تفسیر روح المعانی جزء ۶ ص ۱۶۷ طبع دار الاحیاء التراث العربی بیروت پر لکھتے ہیں **غالب الاخباریین علیٰ انها نزلت فی علی کرم اللہ وجهه** ۔ غالب اخباریوں کا نظریہ یہ ہے کہ یہ آیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

سوال: کیا ہر مرنے والے کے پاس حضرت علی علیہ السلام آتے ہیں؟

جواب: ہر مرنے والے کے پاس نہ صرف حضرت علیؑ ہی آتے ہیں بلکہ حضرت محمد مصطفیٰؐ امام حسنؑ اور امام حسین علیہم السلام اور خواص بھی آتے ہیں۔ اور وہ مرنے والے مومن سے گفتگو بھی کرتے ہیں (۱) اور مومن بھی ان سے باتیں کرتا ہے۔ لیکن اللہ ان کی آواز کو دوسرے عام لوگوں کو سننے نہیں دیتا۔ اور جب مومن کو قبر میں اتارا جاتا ہے وہاں بھی حضرات معصومین علیہم السلام حاضر ہوتے ہیں اور منکر و نکیر حضرت محمدؐ کو سلام کرتے ہیں پھر حضرت علیؑ کو سلام کرتے ہیں پھر حسنین علیہما السلام کو سلام کرتے ہیں پھر جو ان کے ہمراہ ہوتے ہیں ان کو بھی سلام کرتے ہیں۔

علامہ سید ہاشم بحرانی نے اپنی کتاب مدینۃ المعاجز ص ۱۸۶۔۱۸۷ طبع قدیم میں مفصل روایت ذکر کی ہے

(۱) تفسیر امام حسن عسکریؑ ص ۱۷۳۔۱۷۴۔ اور تفسیر امام عسکریؑ کے صفحہ ۱۷۵ پر ہے کہ مومن منکر و نکیر کے سوالات کے جوابات میں توحید و رسالت و ولایت کا یوں اقرار کرے گا اشهد ان لا الٰه الا الله وحده لا شریک له ، واشهد ان محمداً عبده ورسوله وان اخاه علیا ولی الله وان من نصبهم للامامة من اطائب عترته وخیار ذریته خلفاء الأمة وولاة الحق والقوامون بالعدل.

Scanned by TapScanner

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں مایموت موال لنا مبغض لا عدائنا الا ویحضرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و امیر المومنین علیہ السلام والحسن و الحسین علیہم السلام فیرونہ ویبشرونہ وان کان غیر موال لنا یراھم بحیث یسوءہ . (۱)

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں ہر مومن موالی جو کہ ہمارے دشمنوں سے عداوت رکھنے والا ہے وہ نہیں مرتا مگر یہ کہ اس کے پاس رسول خداؐ امیر المومنین علی علیہ السلام اور امام حسن و امام حسین علیہ السلام حاضر ہوتے ہیں۔ وہ اس کو دیکھتے ہیں اور اس کو بشارت دیتے ہیں اور جو غیر مومن مرتا ہے وہ بھی ان کو دیکھتا ہے لیکن اس کو ناراحتی ہوتی ہے۔

شیخ صدوق اپنی کتاب من لایحضر الفقیہ ج ۱ ص ۸۲ پر امام جعفر صادق کا فرمان لکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ کا چاہنے والا مومن ان کو تین مقام پر ایسا دیکھے گا جس سے وہ خوش ہو جائے گا موت کے وقت۔ پل صراط پر۔ اور حوض کوثر پر۔

نیز شیخ صدوق اپنی کتاب امالی ص ۴۵۰ پر امام صادقؑ کا فرمان لکھتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا یا علی (ع) آپ کے (مومن) بھائی تین جگہوں پر خوش ہونگے (۱) ان کی روح کے نکلنے کے وقت میں اور آپ اس وقت شاھد (دیکھنے والے ہونگے (۲) جب قبروں میں ان سے سوال ہوگا (۳) عرض اکبر اور صراط پر۔

(۱) مدینۃ المعاجز ص ۱۸۷

اہل سنت کے عالم علامہ خوارزمی نے اپنی کتاب مقتل الحسین ص ۱۰۹ میں ہر مرنے والے کا پنج تن پاک کی زیارت کرنے والی روایت کو ذکر کیا ہے۔

جس میں مذکور ہے کہ رسول خدا نے فرمایا جو ہمیں دوست رکھتا ہے میں ملک الموت کو کہوں گا کہ اس کی روح کو نرمی سے نکالنا۔ کیونکہ یہ مجھے اور میری اہل بیت کو دوست رکھتا تھا۔ اور اگر مرنے والا مجھ سے اور میری اہل بیت سے بغض رکھنے والا ہو تو ملک الموت کو کہوں گا اس پر سختی کر چونکہ یہ مجھے اور میری اہل بیت سے بغض رکھتا تھا۔ پھر فرماتے ہیں ہمیں سوائے مومن کے کوئی دوست نہیں رکھتا اور سوائے منافق بد بخت کے ہم سے کوئی بغض نہیں رکھتا۔

نوٹ: مخفی نہ رہے حضرات معصومین علیہم السلام کا ہر مرنے والے کے پاس آنا یہ مسلمات سے ہے۔ جس کو سوائے جاہل اور مغرض کے کوئی انکار نہیں کر سکتا البتہ ان کے آنے کی کیفیت کے بارے میں سوچنا نہیں چاہیے۔

ان کا ہر مرنے والے کے پاس آنا۔ یہ امر ممکن ہے اور ان کا آنا یہ خداوند متعال کی قدرت نمائی سے ہے۔ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیء والیہ ترجعون۔(۱)

خداوند متعال نے محمد وآل محمد علیہم السلام کو خاص قدرت عطا فرمائی ہے جس

(۱) پ۲۳، یٰس، آ۸۲-۸۳۔

کی وجہ سے وہ تصرف کر کے ہر ایک کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ آنے کے بارے میں روایت میں تعبیرات مختلف ہیں بعض روایات میں ۔ وجد کے لفظ ملتے ہیں اور بعض میں یری، اور بعض میں اتاہ نبی اللہ و اتاہ علی اور بعض میں یحضر کے الفاظ موجود ہیں۔

علاوہ باقر مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں نبی کریمؐ اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کا ہر مرنے والے کے پاس آنے کا اقرار کرنا واجب ہے۔ مومنین کی شفاعت فرماتے ہیں اور ان کو ان کی شفاعت کا فائدہ ہوتا ہے اور منافقین، مبغضین اہل بیت کے بارے میں سختی کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

ثم اعلم انه يجب الاقرار بحضور النبی والائمة الاثنی عشر (صلوات الله عليهم) عند موت الابرار والفجار الخ ۔ رسالہ اعتقادات مجلسی (رح)۔

نوٹ: مقام میں اگر چہ علماء نے طرح طرح کی توجیہات پیش کی ہیں حالانکہ ان تکلفات میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے خداوند متعال نے محمد وآل محمد علیہم السلام کو قدرت عطا فرمائی ہے جس کے ساتھ وہ تصرفات کرتے ہیں۔

سوال: حدیث کساء کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: حدیث کساء، مشہورات سے ہے اس کا پڑھنا باعث برکت ہے۔ دعا گوہوں کہ خداوند متعال بحق محمد وآل محمد علیہم السلام، مومنین کو شیاطین کے وسوسوں اور شر سے محفوظ فرمائے۔

Scanned by TapScanner

سوال: قائم آل محمد علیہ السلام کا نام سن کر کھڑے ہونا اور سر پر ہاتھ رکھنے کے بارے میں کوئی حوالہ پایا جاتا ہے؟

جواب: علامہ مامقانی نے اپنی کتاب مرأۃ الکمال میں مشکوۃ الانوار کا حوالہ دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہے کہ جب دعبل شاعر نے امام رضا علیہ السلام کے سامنے اپنا معروف قصیدہ پڑھا اور حضرت قائمؑ کا ذکر کیا تو امام رضا علیہ السلام احتراماً کھڑے ہو گئے اور اپنا دست مبارک اپنے سر مبارک پر رکھا ان کے لیے دعا کی۔ جیسا کہ آیۃ اللہ العظمیٰ آقای خوئی (رح) نے تحریر فرمایا ہے(۱)

نیز علماء حقہ، صلحاء اور مؤمنین کی سیرت بھی اسی پر ہے۔ اور یہ پسندیدہ عمل ہے، کیونکہ یہ امام زمانہ (عج)، سے محبت و ارادت، اور ان کی عظمت کو ملحوظ خاطر رکھنے کی واضح دلیل اور آنجنابؑ کے قیام کے لیے آمادگی کا اظہار اور اعلان ہے۔ جب مؤمنین آنجناب کا لقب قائم، سن کر کھڑے ہوں تو اب اگر کوئی ان میں جان بوجھ کر بیٹھا رہے تو یہ آنجناب کی نسبت توہین، محسوب ہوگی جو کہ حرام ہے۔

سوال: حضرت علی علیہ السلام کے لیے کتنی مرتبہ سورج پلٹا ہے؟

جواب: علامہ سید اسماعیل طبرسی نوری اپنی کتاب کفایۃ الموحدین ج ۲ ص ۴۱۲ پر لکھتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام کے لیے چودہ مرتبہ سورج پلٹا ہے اور بعض بزرگان نے سولہ مرتبہ سورج پلٹنے کا ذکر کیا ہے۔ مخفی نہ رہے کہ اہل سنت بھی حضرت

---

(۱) صراط النجاۃ ج ۱ ص ۴۶۵۔

Scanned by TapScanner

علی علیہ السلام کے لیے ردّ شمس کے قائل ہیں۔ جس کا انکار سوائے جاہل یا مغرض کے کوئی نہیں کر سکتا طحاوی نے مشکل الحدیث میں دو اسناد کے ساتھ روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں ثابت ہیں اور ہر دو کے راوی ثقہ ہیں ردّ شمس کے حوالہ جات کی تفصیل کے لیے مطولات فلک النجاۃ وغیرہ کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔

سؤال: جناب حسنین علیہما السلام کے لیے عید کے موقعہ پر بہشتی لباس کے آنے کا ذکر کس کتاب میں موجود ہے؟

جواب: امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے لیے بہشتی لباس ایک دفعہ رضوان جو کہ جنت کا خازن ہے جناب سیدہ فاطمہ علیہا السلام کے دروازے پر۔ لے آیا اور کہا انا الخیاط کہ میں درزی ہوں۔ حسن اور حسین (علیہما السلام) کے لباس لے کر آیا ہوں۔

اور ایک دفعہ جبرئیل پیغمبر اسلام کے پاس حسنین علیہما السلام کے لیے دو سفید حلّے لے کر آیا جب انہوں نے اپنے نانا رسول خداؐ سے عید کے موقع پر لباس کا مطالبہ کیا تھا۔ امام حسن نے سبز رنگ کی خواہش کی تھی اور امام حسینؑ نے سرخ رنگ کی جس کو طشت میں رکھا گیا جبرائیل نے اوپر پانی ڈالا اور رسول خداؐ نے ملا تھا تو ایک کا رنگ سبز ہو گیا اور دوسرے کا سرخ ہو گیا تھا اس وقت امام حسین علیہ السلام کی عمر پانچ سال کی تھی۔ ان دونوں واقعات کو علامہ سید ہاشم حسینی بحرانی نے اپنی کتاب مدینۃ المعاجزین میں ص ۲۴۷۔۲۴۸ پر تفصیل کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سوال: آیا محمد و آل محمد علیہم السلام ولایت تکوینی رکھتے ہیں؟

Scanned by TapScanner

جواب: خداوند متعال نے انبیاء اور اوصیاء جو کہ اس کے خاص مکرم بندے ہیں اپنی مشیت سے ان کے مراتب اور مقتضیٰ کے مطابق جتنا چاہتا تھا ان کو علم و قدرت اور ولایت سے نوازا ہے۔ انبیاء اور اوصیاء کی ولایت کا ذکر قرآن مجید میں بھی آیا ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ کا باذن اللہ پرندے کو خلق کرنا۔ مردوں کو زندہ کرنا اور مادر زاد نابینوں کو شفا دینا اور وصی سلیمان، حضرت آصف بن برخیا کا چشم زدن سے پہلے تخت بلقیس کو حاضر کر دینا وغیرہ۔

مخفی نہ رہے کہ حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام، پوری مخلوق میں سب سے اشرف و افضل ہیں اور خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ فیض ہیں خالق کائنات نے جتنا علم، وقدرت اور ولایت ان کو عطا کی ہے اس کا اندازہ، کوئی نہیں کرسکتا۔ اب یہ ان کی مرضی ہے کہ اس علم وقدرت کو حالات کے مطابق کتنا استعمال کریں۔

لذا یہ کہنا کہ محمد وآل محمد علیہم السلام، صرف جزوی ولایت رکھتے ہیں اور ان کے چند معجزات اور انہوں نے چند غیبی خبریں دی ہیں یہ بات غلط محض ہے۔

علامہ سید اسماعیل طبرسی نوری اپنی کتاب (۱) میں لکھتے ہیں آنحضرتؐ کے اتنے کثرت سے معجزات تھے کہ اکثر کو علماء اپنی کتب میں نہیں لکھ سکے اتنی مقدار جس کو انہوں نے نقل کیا ہے وہ ہزار سے زیادہ ہیں جو کتب میں لکھے گئے ہیں کہ ان میں سے اکثر کئی مرتبہ، حد تواتر سے بھی اوپر، ثابت ہیں۔ بلکہ بعض

---

(۱) کفایۃ الموحدین ج ۱ص ۵۴۳

نے پیغمبر اسلامؐ کے چار ہزار چار سو چالیس (۴۴۴۰) معجزات کا ذکر کیا ہے۔(۱)

امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی ولادت سے لے کر شہادت تک ایک ہزار کے قریب معجزات ان سے ظاہر ہوئے ہیں جن کو سنی و شیعہ علماء اور رواۃ نے لکھا ہے بلکہ ان کی شہادت کے بعد ان کی قبر سے اتنے خارق العادۃ امور، ظاہر ہوئے ہیں کہ سب لوگوں نے ان کو ہر زمانے میں سنا ہے بالخصوص کئی کتب، ان معجزات کے بارے میں لکھی گئی ہیں جو کہ امیر المؤمنینؑ کی قبر اطہر سے ظاہر ہوئے ہیں (۲)

ائمہ طاہرین علیہم السلام کی شہادت کے بعد ان کے حرموں (روضوں) پر کثیر تعداد میں مریضوں کا شفا پا جانا بلکہ کئی ایک لا علاج مریضوں کا شفا پا جانا مادر زاد نابیوں کا بینا ہو جانا اور کثیر تعداد لوگوں کی مشکلات کے آسان ہو جانے کی اُخبار، ثقات سے منقول ہیں حقیر راقم الحروف نے، ائمہ معصومین علیہم السلام سے توسل کے ذریعہ کئی برکات کو مشاہدہ کیا ہے۔

ائمہ معصومین علیہم السلام کا ہر وقت اپنی قدرت کا اظہار نہ کرنے کی کئی وجوہ ہیں جن میں سے کئی ایک درج ذیل ہیں۔ ۱۔ لوگ ان کے بارے میں کہیں غلو نہ کرنے لگ جائیں۔ ۲۔ لوگوں کے حسد اور عداوت کی وجہ سے ۳۔ سحر اور کھانت کے خوف کی وجہ سے کہ کہیں لوگ ان کو (العیاذ باللہ) جادو گر نہ سمجھ بیٹھیں۔

---

(۱) اثباۃ الھداۃ ج ۱ ص ۲۱۰۔

(۲) کفایۃ الموحدین ج ۳ ص ۷۵۔

۴۔ حاضرین کے عدم احتیاج کی وجہ سے چونکہ وہ کئی معجزات دیکھ چکے تھے۔ ۵۔ یا عام لوگوں کے عدم ادراک اور عدم فہم کے خوف کی وجہ سے ۶۔ ان معجزات کے نقل ہونے کی خوف کی وجہ سے کہ کہیں ان کے دشمنوں تک نہ پہنچ جائیں۔ چونکہ شدت تقیہ کی وجہ سے کبھی وہ اپنی امامت کے اظہار میں بھی خوف محسوس کرتے تھے۔(۱)

لیکن ان ساری باتوں کے باوجود، بعض علماء نے پیغمبر اسلامؐ کے تین ہزار معجزات کو ذکر کرنے کا اقرار کیا ہے اور علماء نے ائمہ طاہرین علیہم السلام کے کثیر معجزات کو اپنی کتب تحریر فرمایا ہے اس سلسلے میں، مناقب شہر آشوب، اثبات الھداۃ۔ مدینۃ المعاجز بحار الانوار وغیرہ کو ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ کہنا کہ حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام کا علم وقدرت ولایت، جزوی ہے یہ بات غلط اور جہالت پر مبنی ہے۔ بلکہ محمد وآل محمد علیہم السلام خدا کی دی ہوئی قدرت کے ساتھ، باذن اللہ، کائنات میں جو تصرف کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔

لہذا اگر وہ اگر باذن اللہ مردے کو زندہ کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں چاند کے دو ٹکڑے کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں، ڈوبتے ہوئے سورج کو واپس پلٹانا چاہیں تو پلٹا سکتے ہیں۔ پتھر کو سونا بنانا چاہیں تو بنا سکتے ہیں مرد کو عورت اور عورت کو مرد بنانا چاہیں تو بنا سکتے ہیں، ان پڑھ اور جاہل کو حافظ قرآن بنانا چاہیں تو ایک لحہ میں بنا سکتے ہیں جیسا کہ یہ سارے کام انہوں نے کر کے دکھائے ہیں اور اگر مشرق کو مغرب، اور مغرب کو

---

(۲) اثبات الھداۃ ج ۱ص ۱۴، ۱۵۔

Scanned by TapScanner

مشرق میں تبدیل کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ان کی قدرت میں شک کرنا، درحقیقت خدا کی قدرت میں شک کرنا ہے، چونکہ ان کو قدرت، خدا نے عطا فرمائی ہے اور وہ علیٰ کل شیء قدیر ، ہر چیز پر قادر ہے جب خدا کے نمایندوں کی یہ قدرت ہے تو پھر ان کے خدا کی قدرت کا اندازہ کیسے جا سکتا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ معصومینؑ نے اتنی قدرت اور عظمت کے باوجود، ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ جب تم پر کوئی مشکل آپڑے تو ہمارے ساتھ توسل کرو اور خدا کو اپنی دعاؤں میں ہمارا واسطہ دو، کیونکہ خدا ان کی بات کو رد نہیں کرتا۔ چونکہ محمد وآل محمد علیہم السلام خدا کے مقرب ترین بندے اس کے ولی ہیں یہی وجہ ہے کہ گذشتہ انبیا نے بھی اپنی دعاؤں میں خدا کو محمد وآل محمد علیہم السلام کا واسطہ دیا ہے۔خلاصہ یہ کہ محمد وآل محمد علیہم السلام خدا کی طرف سے ولایت مطلقہ رکھتے ہیں۔

سوال: حضرت علی علیہ السلام کے انبیاء علیہم السلام پر ماسوائے ختم الرسل کے فضیلت ثابت کریں؟

جواب: ہمارے ائمہ طاہرین، سوائے پیغمبر اسلامؐ کے۔ باقی سب انبیاء سے افضل ہیں اور اس کی دلیل ان کا علم ہے وہ انبیاء ماسبق کی کتب اور صحف کا بھی علم رکھتے ہیں اور قرآن کا بھی نیز حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام، علت غائی کائنات ہیں ۔خدا نے انبیاء اوصیاء ملائکہ، جنت، دوزخ آسمانوں اور زمینوں اور جو کچھ اس میں ہے کو محمد وآل محمد علیہم السلام کی خاطر خلق کیا ہے۔انبیاء کی خلقت، انبیاء کا وجود، ان ذوات مقدسہ کی وجہ سے ہے اب آپ خود ہی فیصلہ کریں انبیاء افضل ہیں یا وہ جن کی

Scanned by TapScanner

وجہ سے انبیاء کا وجود ہے وہ افضل ہیں؟ نیز روایت میں ہے کہ اسم اعظم کے ۷۳ حرف ہیں جن میں سے خدا نے حضرت آدمؑ کو پچیس حرفوں کا علم دیا ہے حضرت نوحؑ کو پندرہ حضرت ابراہیمؑ کو آٹھ حضرت موسیٰؑ کو چار اور حضرت عیسیٰؑ کو دو حرفوں کا علم دیا ہے جن کی وجہ سے وہ باذن اللہ مردوں کو زندہ کرتے تھے اور مریضوں کو شفا دیتے تھے خدا نے محمد وآل محمد علیہم السلام کو بہتر ۷۲ حرفوں کو علم عطا کیا ہے جس کے پاس دو حرفوں کا علم ہے وہ مردوں کو زندہ کرسکتا ہے اور حضرت آصف بن برخیا وصی سلمان پیغمبر کے پاس صرف ایک حرف کا علم تھا جس کی وجہ سے وہ سینکڑوں میل دور سے تخت بلقیس کو چشم زدن سے پہلے، حضرت سلیمان (ع) کے پاس حاضر کردیا تھا تو کیا خیال ہے محمد وآل محمد علیہم السلام کی قدرت کے بارے میں جن کے پاس بہتر ۷۲ حرفوں کا علم ہے۔

نیز افضلیت کی دیگر دلیل یہ کہ حضرت آدمؑ نے اپنے ترک اولیٰ پر توبہ میں محمد علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام کا واسطہ دیا تھا تو تب ان کی توبہ قبول ہوئی اب آپ خود ہی فیصلہ کرلیں حضرت آدمؑ افضل ہیں یا وہ جن کا وہ واسطہ دے رہے ہیں؟ اگر یہ اس جیسے یا ان سے کم مرتبہ ہوتے تو ان کا خدا کو واسطہ دینا کیا معنی رکھتا ہے۔

لطف کی بات ہے کہ محمد وآل محمد علیہم السلام کے اسماء کو حضرت آدمؑ نے بذریعہ جبرائیلؑ خدا سے پایا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔ فتلقیٰ آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ انہ ھو التواب الرحیم . (۱)

---

(۱) سورہ بقرہ آیت ۳۷

پھر آدم نے پروردگار سے کلمات کی تعلیم حاصل کی اوران کی برکت سے خدا نے ان کی توبہ قبول کر لی کہ وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اور وہ کلمات پنجتن پاک کے اسماء گرامی تھے۔

نیز تمام انبیاء نے، محمد وآل محمد علیہم السلام سے توسل کیا ہے۔ دلیل دیگر یہ کہ حضرت محمد مصطفیؐ تمام انبیاء سے افضل ہیں اور بنص قرآن حضرت علی علیہ السلام نفس پیغمبرؐ ہیں انفسنا وانفسکم آیت مباہلہ (۱)

پس حضرت علی علیہ السلام حضرت محمد مصطفیؐ کے علاوہ، دوسرے سب انبیاء سے افضل واشرف ہیں۔

سوال: امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور ائمہ طاہرین علیہم السلام میں سے جن کو زہر سے شہید کیا گیا ہے کیا پانی میں زہر پیتے وقت یا زہر آلود انگور کھاتے وقت، ان کو اس چیز کا علم تھا یا کہ نہیں؟

جواب: ائمہ طاہرین علیہم السلام کو اپنی شہادت کا علم ہوتا ہے لیکن مشیت الٰہی کے سامنے وہ تسلیم ہو جاتے ہیں اس کی مثال ایسے ہے جیسے نبی اکرمؐ اگر کسی کو جہاد کا حکم دیں اور ساتھ ہی اس کو اس کی شہادت کی خبر بھی دے دیں اب اس مجاہد کے لیے میدان جنگ میں جانا بھی واجب ہے چونکہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے لیکن یہ بھی جانتا ہے کہ اگر میدان میں گیا تو یقیناً مارا جائے گا اور جانے کی صورت

(۱) سورہ آل عمران آیت ۶۱

Scanned by TapScanner

میں خودکشی نہیں ہے۔

ائمہ طاہرین علیہم السلام کا مسئلہ بھی اسی قبیل سے ہے اگر چہ مسئلہ میں دیگر اقوال بھی ہیں لیکن وہ صحیح نہیں ہیں کیونکہ عصمت معصومین علیہم السلام کے ساتھ منافات رکھتے ہیں

خلاصہ یہ کہ تحقیقی قول یہ ہے کہ معصومین علیہم السلام، اپنی شہادت کا علم رکھتے ہیں لیکن مشیت الٰہی کے سامنے قضا وقدر کے جریان کے لیے، تسلیم ہو جاتے ہیں۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

خادم علوم آل محمد علیہم السلام

سید علی مظہر علی شیرازی حوزہ علمیہ قم المقدسہ

Scanned by TapScanner

عزاداری امام حسین علیہ السلام

تالیف

آیۃ اللہ علامہ سید مظہر علی شیرازی دامت برکاتہ

Scanned by TapScanner

فہرست کتاب

مقدمہ 56

باب اول 57

جنگ احد سے واپسی پر 60

جواز گریہ کے مید دلائل 61

عزاداری پر اعتراض کرنے والے ذیل واقعہ کا کیا جواب دیں گے 61

مظلوم کربلا امام حسین علیہ السلام پر رونا خدا کو بھی پسند ہے 63

باب دوم 65

عزاداری امام حسین علیہ السلام اور رسول خدا ﷺ 65

امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سے محبت کا حکم 66

امام حسنؑ اور امام حسینؑ جوانان جنت کے سردار ہیں 67

امام حسین علیہ السلام کی شہادت کو یاد کر کے حضور اکرم کا گریہ کرنا 69

شہادت امام حسینؑ کو یاد کر کے رسول خدا کا اپنے اصحاب کے سامنے رونا 72

سرور کائنات کا امام حسینؑ کو اپنی گود میں بٹھانا اور ان کی مصیبت کو یاد کر کے رونا 74

Scanned by TapScanner

جناب حسنینؑ کا گرنا اور رسول خدا کا خطبہ چھوڑ کر اٹھانا 76

امام حسینؑ کا رونا اور حضور اکرم ﷺ کا برداشت نہ کرنا 77

امام حسینؑ اور محبت رسول خدا ﷺ 79

عزاداری امام حسینؑ اور رسول خدا ﷺ 80

ترمذی شریف کی عبارت ملاحظہ ہو 80

جس گھر میں ترمذی شریف ہو گویا اس گھر میں نبی موجود ہیں 83

خواب میں نبی اکرم ﷺ کو دیکھنا گویا حقیقت میں نبی کو دیکھنا ہے 84

خاتمہ 85

عزاداری کے متعلق سوالات کے جوابات 85

فرمین معصومین علیہم السلام کی روشنی میں مصیبت آل محمد میں گریہ کرنے والوں کو اجر 94

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حسن بن علی علیہما السلام یقول: " من دمعت عیناه دمعة فینا او قطرة عیناه فینا اتاه اللہ عز وجل الجنة".

(مرقاۃ شرح مشکوۃ ج۱۱، ص۱۰۳ طبع ملتان۔)

"امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں جس کی آنکھیں ہماری مصیبت میں ایک قطرہ بھی آنسو بہائیں خداوند متعال اس کو جنت میں جگہ دے گا"۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم و لہ الحمد

﴿لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ﴾

(سورۂ نساء آیت (۱۴۸)

اللہ (کسی کے) کھلے لفظوں میں بُرا کہنے کو پسند نہیں کرتا مگر مظلوم (ظالم کی برائی بیان کرسکتا ہے)

مقدمہ

یہ رسالہ عزاداری کے جواز کے اثبات کے بارے میں ہے، اور اس رسالہ میں دو باب اور ایک خاتمہ ہے جس میں عزاداری امام حسین علیہ السلام کے متعلق پوچھے گئے سوالات کے جوابات دیئے ہیں، دوسرے باب میں صرف ان روایات کو ذکر کیا گیا ہے جو رسول خداؐ سے منقول ہیں، منصف مزاج کے لئے رسالہ میں مندرج حوالہ جات میں کفایت ہے۔

خداوند عالم بحق محمد و آل محمد علیہم السلام سب کو حق سمجھنے اور حق پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

والسلام علی من اتبع الہدی

خادم علوم آل محمدؐ

سید مظہر علی شیرازی حوزہ علمیہ قم المقدسہ

۲۹ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ

Scanned by TapScanner

باب اول

یہ بات کسی پر مخفی نہیں ہے کہ مصیبت کے عالم میں گریہ وبکاء ایک فطری چیز ہے جس کا کسی کو کوئی انکار نہیں ہے اور اسلام میں بھی ہر گریہ منع نہیں ہے۔

دنیا کے ہر زمانے میں بھی مذاہب وملت اپنے بزرگان کی یاد مناتے آرہے ہیں اور یہ امر عند العقلاء مستحسن اور پسندیدہ ہے لیکن جب امام حسین علیہ السلام کی باری آئی تو اس مستحسن ومرغوب امر یعنی یاد مظلوم امام حسین علیہ السلام پر اعتراض کیوں!

دراصل بات یہ ہے کہ سید الشہداء کی یاد سے ان کے دشمنوں کا پردہ چاک ہوتا ہے اور بنی امیہ کی برائیاں ظاہر ہوتی ہیں تو انہی کی سیاست سے عزاداری کو روکنے کے لئے طرح طرح کے حربے استعمال کئے گئے کبھی فتوؤں کے ذریعے کبھی طاقت کے بل پر اور کبھی شبہات کے القاء سے کہ شہید زندہ ہوتا ہے اور زندہ پر گریہ وبکاء کیوں؟

تو اس سلسلے میں اگر چہ جواز ماتم اور عزاداری پر بہت کچھ لکھا جاچکا ہے لیکن ہم

Scanned by TapScanner

نے بھی مناسب سمجھا کہ ایک مختصری گفتگو ہو جائے تا کہ امام حسینؑ کے مدافعین میں ہمارا بھی نام درج ہو جائے اور ہم نے اس رسالہ میں عزاداری کے بارے میں اختصار کی وجہ سے دوسرے باب میں صرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چند روایات نقل کی ہیں تا کہ خود قارئین پڑھ کر انصاف سے فیصلہ کرلیں کہ یہ شبہات جو مخالفین کی طرف سے القاء کئے جاتے ہیں کہاں تک درست ہیں۔

ان شبہات میں سے ایک شبہ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ جب شہید زندہ ہے تو پھر اس پر گریہ وزاری کیسی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ

اگر چہ قرآن مجید اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ شہید زندہ ہے اور ہم سب اس کو دل کی گہرائیوں سے تسلیم کرتے ہیں لیکن یہ بات قابل غور ہے کہ شہید زندہ ہے اس زندگی سے کیا مراد ہے؟

آیا راہ اسلام میں قربان ہونے والے شہید پر ظاہری طور پر زندوں کے احکام مرتب ہوتے ہیں یا اموات کے؟

شہید پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے

شہید کی میراث تقسیم کی جاتی ہے

شہید کی بیوہ عدت کے بعد کسی دوسرے سے شادی کر سکتی ہے

شہید کی صغیرہ اولاد پر یتیم کا اطلاق ہوتا ہے

شہید کے لئے مجالس تراحیم برپا کی جاتیں ہیں

ان مذکورہ امور سے کسی کو انکار نہیں ہے

Scanned by TapScanner

اب ہمیں بھی معترضین سے سوال کرنے کا حق حاصل ہے کہ اگر شہید زندہ ہے تو زندگی کی جو صورت آپ کے ذہن میں ہے اس بنا پر پھر زندہ پر نماز جنازہ کیسی؟ زندہ کی میراث کو تقسیم کرنا کیسا؟" قس علی هذا سائر الامور ".

قرآن مجید کی منطق سے ناواقف لوگ شیعوں پر بغیر سوچے سمجھے اعتراض تو کر بیٹھتے ہیں لیکن اس مسئلہ کے حل کے لئے خود مشکلات سے دوچار ہو جاتے ہیں۔

مذکورہ ان دو باتوں میں جمع یوں ہے کہ ظاہری زندگی کے مفقود ہونے کی وجہ سے ان کے لئے اموات کے احکام نافذ ہوتے ہیں لیکن باطنی زندگی اور تصرفات کی بقاء کی وجہ سے انھیں زندہ کہا جاتا ہے اس لئے ان کی مظلومیت پر گریہ وبکاء کسی صورت میں بھی ناجائز نہیں ہے بعبارت دیگر شہید کی زندگی سے مراد معنوی اور عالم برزخ کی زندگی ہے نہ کہ ظاہری زندگی۔

مزید تسلی کے لئے شہید پر گریہ وبکاء کے چند تاریخی شواہد اہل سنت کی معتبر کتب سے پیش خدمت ہیں۔

ابو البشر حضرت آدم صفی اللہ اپنے شہید بیٹے حضرت ہابیل پر برسوں روتے رہے۔(۱)

طبری کی عبارت یوں ہے: "لما قتل ابن آدم اخاه بكاه آدم". جب حضرت آدم کے بیٹے کو اس کے بھائی نے قتل کر دیا تو حضرت آدمؑ اس پر روئے۔

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ شہید پر گریہ وبکاء کرنا بدعت نہیں بلکہ سنت حضرت

---

(۱) قصص الانبیاء، تاریخ الطبری، ج ۱، ص ۹۲ طبع بیروت۔

Scanned by TapScanner

آدم ہے نیز یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جس نے سب سے پہلے شہید پر گریہ کیا وہ خلیفۃ اللہ حضرت آدم ہیں۔

دوسری دردناک کہانی شہید حضرت حمزہ عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے جس کو اہل سنت کے مایہ ناز مورخ اسلام شبلی نعمانی نے یوں تحریر فرمایا ہے:

جنگ احد سے واپسی پر

آنحضرتؐ مدینہ میں تشریف لائے تو تمام مدینہ ماتم کدہ تھا آپؐ جس طرف سے گزرتے تھے گھروں سے ماتم کی آوازیں آتی تھی۔ آپ کو عبرت ہوئی کہ سب کے عزیز واقارب ماتم داری کا فرض ادا کر رہے ہیں لیکن حمزہؓ کا کوئی نوحہ خواں نہیں ہے رقت کے جوش میں آپ کی زبان سے بے اختیار نکلا "اما حمزہ فلا بواکی لہ"۔(۱) لیکن حضرت حمزہ کا کوئی رونے والا نہیں انصار مدینہ نے یہ الفاظ سنے تو تڑپ اٹھے سب نے جا کر اپنی بیویوں کو حکم دیا کہ دولت کدہ پر جا کر حضرت حمزہ کا ماتم کرو آنحضرتؐ نے دیکھا تو دروازہ پر پردہ نشیناں انصار کی بھیڑ تھی اور حضرت حمزہؓ کا ماتم بلند تھا ان کے حق میں دعائے خیر کی اور فرمایا: میں تمہاری ہمدردی کا شکر گزار ہوں"۔(۲)

نوٹ: حضرت حمزہؓ جو اپنے زمانے کے سید الشہداء بھی ہیں ان کا ماتم خود سید الانبیاء کروا رہے ہیں تو معلوم ہوا کہ شہید کا ماتم بدعت نہیں بلکہ سنت رسولؐ ہے۔(۳)

---

(۱) سیرۃ النبی، ج اول ص ۳۵۵ (ذکر احد)

(۲) طبقات الکبری ج ۲، ص ۳۳۔ تاریخ الطبری، ج ۲، ص ۳۷ حوادث سنہ ۳ تاریخ الکامل ج ۲، ص ۱۶۳۔

(۳) سیرۃ حلبیہ ج ۲، ص ۵۳۶ طبع دار المعرفۃ بیروت میں ہے کہ رسول خداؐ نے انصار کی عورتوں اور ان کی اولاد کو دعا دی۔

اور معارج النبوۃ رکن چہارم، ص ۸۳ مولفہ معین کاشفی طبع بمبئی میں ہے کہ رسول خداؐ نے انصار کی عورتوں کی اولاد کی اولاد کو بھی دعا دی ہے۔

جواز گریہ کے مزید دلائل

قرآن مجید نے بھی حضرت یعقوبؑ نبی کا اپنے زندہ بیٹے یوسفؑ پر گریہ کرنے کی شہادت دی ہے: ﴿وَقَالَ يَا أَسَفَى عَلَى يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ﴾(۱) "اور کہا ہائے یوسف اور آپ کی آنکھیں رونے سے سفید ہوگئیں جب کہ آپ بڑے صابر تھے"۔

قابل غور بات یہ ہے کہ حضرت یعقوبؑ کا اپنے زندہ بیٹے پر رونے کے باوجود قرآن ان کو صابر کہہ رہا ہے۔ "فتدبر جيدا و لاتكن من الغافلين"

عزاداری پر اعتراض کرنے والے ذیل واقعہ کا کیا جواب دیں گے

جنگ صفین کے سفر پر کربلا کے مقام سے گزرتے ہوئے حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام شدید روئے جب رونے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا یہاں میرا بیٹا حسینؑ مظلومیت اور غربت کی حالت میں مارا جائے گا۔(۲)

نوٹ: یاد رہے اس سفر میں حضرت امام حسین علیہ السلام، حضرت علی علیہ السلام کے ہمراہ تھے ابھی امام حسینؑ شہید بھی نہیں ہوئے تھے تو حضرت علی مرتضیٰ ان

---

(۱) سورۂ مبارکہ یوسف آیہ ۸۴۔

(۲) ملاحظہ ہو الصواعق المحرقۃ، ص ۱۹۳ طبع مصر؛ تذکرۃ الخواص ص ۲۵۰؛ الفصول المہمہ ص ۱۷۲۔۱۷۳۔

Scanned by TapScanner

کی آنے والی مصیبتوں کو یاد کر کے گریہ فرما رہے ہیں آیا حضرت علی مرتضیٰ کا یہ فعل ثبوت عزاداری کے لئے کافی نہیں ہے؟"فاعتبروا یا اولی الابصار".

امام حسین علیہ السلام کی عزاداری پر اعتراض کرنے والو ام المومنین عائشہ نے وفات رسولؐ پر ماتم کیا ہے اگر ماتم کرنے سے انسان جہنمی ہو جاتا ہے تو ام المومنین کے بارے میں کیا کہو گے۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں:"قمت والتدم مع النساء واضرب وجهي".(۱)

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ وفات رسولؐ سے قبل آنحضرت کا سر مبارک میری گود میں تھا جب حضور کی وفات ہوئی اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی تو میں نے حضور کا سر اقدس اٹھا کر تکیے پر رکھا اور خود باقی بیبیوں کے ساتھ سینہ کوبی کرتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور میں نے اپنا منہ پیٹ لیا۔

نوٹ: ام المومنین کے بیان سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت کی دوسری بیویوں نے بھی ماتم کیا ہے یاد رہے حضرت کی وفات کے وقت آنجناب کی نو بیویاں زندہ تھیں اگر نو عورتیں مل کر ماتم کریں یہ تو ماتمی حلقہ بن جاتا ہے اگر بقول ملاں ماتم حرام ہے تو کیا بانی شریعت کی یہ سب بیویاں حرمت ماتم سے ناواقف تھیں؟

نوٹ: نمبر۲۔ بعض ملاں کہتے ہیں کہ ماتم کرنے سے انسان جہنمی بن جاتا

(۱) السیرۃ النبویہ لابن ہشام جزء الرابع ص ۳۰۵ طبع مصر ، و کتب دیگر

ہے ان ملاؤں سے ہمارا یہ سوال ہے کہ ماتم تو ازواج نبی نے بھی کیا ہے ان کے متعلق کیا فتویٰ ہے!؟

مظلوم کربلا امام حسین علیہ السلام پر رونا خدا کو بھی پسند ہے

اس بات کی گواہی اہل سنت کے پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی نے بھی دی ہے۔

شیخ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ ابونصر اپنے باپ سے اور وہ جعفر بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ جس روز حضرت امام حسین علیہ السلام نے شہادت پائی ہے اس دن ستر ہزار فرشتے آپ کی قبر پر نازل ہوئے ہیں اور وہ آپ کی مظلومی اور حالت زار پر قیامت تک روتے رہیں گے۔(۱)

مذکورہ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ شہید پر گریہ وبکاء بدعت نہیں بلکہ یہ فعل اس قدر مستحسن اور پسندیدۂ خدا ہے کہ خدوندمتعال نے ملائکہ سے اپنی عبادت کا کام نہیں لیا بلکہ ان کو مظلومیت سید الشہداء پر گریہ کرنے پر متعین کیا ہے اور یہی ملائکہ کی عبادت ہے۔

---

(۱) ملاحظہ ہو اہل سنت کی معتبر کتب غنیۃ الطالبین ص ۴۷۲

فرائد السمطین، ج ۲، ص ۱۷۴

مقتل الحسین خوارزمی، ص ۱۶۹

ذخائر العقبیٰ ص ۱۵۱

ہمارے مذکورہ حوالہ جات کو دیکھنے کے بعد منصف مزاج لوگوں کے لئے عزاداری پر اعتراض کرنے کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

دعا گو ہوں کہ خداوند متعال بحق معصومین علیہم السلام سب کو حق سمجھنے اور حق پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

Scanned by TapScanner

باب دوم

عزاداری امام حسین علیہ السلام اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسین منی وانا من حسین (حدیث رسولؐ)

(مشکوٰۃ شریف، ج ۳، ص ۲۷۷، باب فضائل اہلبیت)

Scanned by TapScanner

امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سے محبت کا حکم

سنن ترمذی کی عبارت:۔

"فقال هذان ابنای وابنا ابنتی اللهم انی احبهما فاحبهما واحب من يحبهما". (۱)

ترجمہ: حدیث شریف کے ذیل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں یعنی حسن اور حسین میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں یا اللہ میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی محبت کر اور جو شخص ان سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر۔

ملاحظہ ہوں اہل سنت کی معتبر کتب

(۱) سنن ترمذی جلد ۲ ص ۲۲۱
(۲) مشکوۃ شریف باب مناقب اہل بیت ج ۳، ص ۲۷۶
(۳) سنن ابن ماجہ ص ۱۳
(۴) ینابیع المودۃ ص ۱۶۹
(۵) صواعق محرقہ ص ۱۳۷
(۶) تاریخ دمشق ابن عساکر طبع مصر ص ۹۳ حصہ ذکر امام حسین علیہ السلام
(۷) تقویۃ الایمان ص ۱۴۱
(۸) مقتل خوارزمی ص ۹۲
(۹) تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۱۸۹

Scanned by TapScanner

امام حسنؑ اور امام حسینؑ، جوانان جنت کے سردار ہیں

عن ابی سعید الخدری: " عن النبیؐ انه قال الحسن والحسین سید اشباب اهل الجنة". (۱)

ترجمہ:۔ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: حسنؑ اور حسینؑ جوانان جنت کے سردار ہیں۔

نوٹ ابن ماجہ کی روایت میں یہ کلمات بھی موجود ہیں:

"ابو هما خیر منهما".

حسنینؑ کے والد گرامی حضرت علیؑ ان سے بھی بہتر ہیں۔

---

(۱) ملاحظہ ہوں اہل سنت کی معتبر کتب:

(۱) سنن ترمذی ص ۲۲۱ باب مناقب حسنؑ و حسینؑ

(۲) سنن ابن ماجہ ص ۱۲ طبع کراچی

(۳) مشکوۃ شریف باب مناقب اہل بیتؑ

(۴) ینابیع المودۃ ص ۲۶۱

(۵) صواعق محرقہ ص ۱۳۷ طبع مصر

(۶) شرح فقہ اکبر ص ۱۳۳ طبع دہلی

(۷) مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ۱۱ ص ۳۹۰ طبع ملتان

Scanned by TapScanner

....

(۸) تذکرۃ الخواص ص ۱۳۳ الباب التاسع

(۹) فرائد السمطین جلد ۲ ص ۱۲۹

(۱۰) شرح عقائد نسفی ص ۱۱۷

(۱۱) المناقب الثلاثہ ص ۱۲۹

(۱۲) الفصول المہمہ ابن صباغ مالکی ص ۱۷۰

(۱۳) تاریخ دمشق ابن عساکر ص ۵۶ حصہ ذکر امام حسینؑ

(۱۴) ذخائر العقبیٰ ص ۱۲۹

(۱۵) انساب الاشراف ص ۷ جزء ثالث

(۱۶) مناقب خوارزمی ص ۲۰۹

(۱۷) تقویۃ الایمان اسماعیل دہلوی ص ۱۴۱

(۱۸) مقتل الحسین خوارزمی ص ۹۲

(۱۹) تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۱۸۹

(۲۰) مناقب علی ابن ابی طالب ص ۱۵۱

(۲۱) المستدرک علی الصحیحین جلد ۳ ص ۱۶۷

(۲۲) کفایۃ الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب ص ۳۴۱

(۲۳) مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۸۳ و ۱۸۴

Scanned by TapScanner

امام حسین علیہ السلام کی شہادت کو یاد کر کے حضور اکرمؐ کا گریہ کرنا

عن ام سلمة زوج النبیؐ قالت دخل رسول الله بیتی فقال لا یدخل علی احد قالت فسمعت صوته فدخلت فاذا عنده حسین ابن علیؑ واذا هو حزین اوقالت یبکی فقلت مالک یا رسول الله ؟قال حدثنی جبرئیل ان امتی تقتل هذا بعدی واشار الی الحسین .(۱)

(حضرت) ام سلمہ زوج النبیؐ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: کہ (حضرت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حجرہ میں داخل ہوئے پھر فرمایا کہ میرے پاس کوئی نہ آئے (حضرت ام سلمیٰ) فرماتی ہیں کہ پھر میں نے آپ کی آواز سنی اور (حجرہ میں) داخل ہوئی تو اچانک (دیکھا کہ) حسینؑ بن علیؑ آپ کے پاس ہیں اور آپ محزون ہیں۔ یا فرمایا کہ آپ رو رہے ہیں۔ تو میں نے عرض کیا کیا ہوا یا رسولؐ اللہ؟ (یعنی حزن وبکاء کا سبب پوچھا) آپؐ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ میرے بعد میری امت اس کو قتل کر دے گی، اور حسینؑ کی طرف اشارہ کیا۔

(۱) تاریخ دمشق ابن عساکر ص ۱۶۷ حصہ ذکر امام حسین علیہ السلام

Scanned by TapScanner

عن ام سلمة قالت کان الحسن والحسین یلعبان بین یدی النبیؐ فی بیتی فنزل جبرئیل فقال یا محمد ان امتک تقتل ابنک هذا من بعد لک.

أشار بیده الی الحسین فبکی رسول الله و ضمه الی صدره ثم قال رسول الله یا ام سلمة ودیعة عندک هذا التربة قالت فشمها رسول الله و قال ریح کرب وبلاء.

قالت وقال رسول الله یا ام سلمة اذا تحولت هذه التربة دماً فاعلمی ان ابنی قد قتل قال وجعلتها ام سلمة فی قارورة ثم جعلت تنظر الیها کل یوم و تقول ان یوماً تحولین دماً لیوم عظیم۔(۱)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا حسنؑ اور حسینؑ میرے حجرہ میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھیل رہے تھے کہ جبرئیل نازل ہوئے، (حضرت جبرائیل نے) کہا، اے محمدؐ! آپ کے بعد آپ کے اس بیٹے کو آپ کی امت قتل کرے گی، اور اپنے ہاتھ سے حسینؑ کی طرف اشارہ کیا، پس نبی اکرمؐ نے رونا (شروع کر دیا) اور حسینؑ کو اپنے سینے سے لگا لیا، پھر نبی اکرمؐ نے فرمایا، اے ام سلمہ: یہ مٹی تیرے پاس امانت ہے) حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں) پھر نبیؐ اکرمؐ نے اس (مٹی) کو سونگھا اور فرمایا (یہ) کرب وبلا کی خوشبو ہے (حضرت ام سلمہ) فرماتی

(۱) تاریخ دمشق ص ۱۷۵

کفایۃ الطالب ص ۲۷۰ — ۔

ہیں کہ نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ام سلمہ جب یہ مٹی خون بن جائے تو جان لینا کہ میرا بیٹا قتل ہو چکا ہے۔ (راوی) کہتا ہے کہ) حضرت) ام سلمہ نے اس (مٹی) کو ایک شیشی میں رکھ دیا اور ہر روز اس کو دیکھتی تھیں اور فرماتی تھیں جس روز تو خون بن جائے گی (وہ دن) سخت مصیبت کا دن ہوگا۔

Scanned by TapScanner

شہادت امام حسینؑ کو یاد کر کے رسول خداؐ کا اپنے اصحاب کے سامنے رونا

عن عائشۃ قالت دخل الحسین بن علیؑ علی رسول اللہ وھو یوحی الیہ فنزا علی رسول اللہ وھو منکب ولعب علی ظھرہ فقال جبرئیل لرسول اللہؐ اتحبہ یا محمد ؟قال یا جبرئیل ومالی لا احب ابنی؟قال فان امتک ستقتلہٗ من بعدک فمد جبرئیل یدہ فاتاہ بتربۃ بیضاء فقال فی ھذہ الارض یقتل ابنک یا محمد واسمھا الطف فلما ذھب جبرائیل من عند رسول اللہ خرج رسول اللہ والتربۃ فی یدہ یبکی فقال یا عائشۃ ان جبرئیل اخبرنی ان الحسین ابنی مقتول فی الارض الطف وان امتی ستفتن بعدی ثم خرج الی اصحابہ فھم علی وابو بکر وعمر و حذیفۃ وعمار وابوذر وھو یبکی قالوا مایبکیک یا رسول اللہ فقال اخبرنی جبرئیل ان ابنی الحسین یقتل بعدی بارض الطف ، جائنی بھذہ التربۃ واخبرنی ان فیھا مضجعۃ.(۱)

ملاحظہ ہوں اہل سنت کی معتبر کتب

(۱) معجم کبیر جلد ۳ ص ۱۰۷

حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حسینؑ بن علیؑ (حضرت) رسول خداؐ کے پاس آئے جب کہ آپ پر وحی نازل ہورہی تھی اور نبی اکرم ﷺ پر گر کر انھیں روندنا شروع کر دیا اور وہ آپؐ کے ساتھ کھیلنے میں محو تھے، کہ حضرت جبرئیل نے نبی اکرمؐ سے کہا! یا محمد کیا اس کو دوست رکھتے ہو؟ حضرت نے جواب دیا۔ کیوں نہیں میں اپنے بیٹے کو کیوں نہ چاہوں، حضرت جبرئیل نے کہا کہ عنقریب آپؐ کے بعد آپ کی امت ان کو شہید کرے گی۔ پھر حضرت جبرائیل نے ہاتھ بڑھایا اور سفید رنگ کی مٹی آپ کو دی اور کہا یا محمدؐ آپ کا یہ بیٹا اس زمین میں شہید کیا جائے گا اور اس کا نام ''طف'' ہے جب حضرت جبرئیل آپ کے پاس سے چلے گئے تو نبی اکرم ﷺ روتے ہوئے باہر نکلے اور آپ کے ہاتھ میں مٹی تھی آپ نے فرمایا اے عایشہ بتحقیق جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسینؑ ارض ''طف'' میں شہید کیا جائے گا اور میری امت میرے بعد آزمائش میں مبتلا ہوگی، پھر آپ روتے ہوئے اپنے اصحاب کی طرف گئے ان صحابہ میں (حضرت) علیؑ و ابوبکر و عمر و حذیفہ و عمار و ابوذر بھی تھے انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کیوں رو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جبرائیل نے مجھے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسینؑ میرے بعد ارض ''طف'' میں شہید کیا جائے گا اور یہ مٹی میرے پاس لایا ہے اور بتایا ہے کہ اس زمین میں اس (حسین) کی قبر ہوگی۔

Scanned by TapScanner

سرور کائنات کا امام حسینؑ کو اپنی گود میں بٹھانا اور ان کی مصیبت کو یاد کر کے رونا

عن ام الفضل بنت الحارث الخ... فوضعته فی حجره ثم حانت فی التفاته فاذا عینا رسول الله تریقان الدموع الی آخر...

نوٹ۔ اختصار کی وجہ سے پوری عربی عبارت درج نہیں کی ہے صرف ترجمہ پر اکتفاء کرتا ہوں۔

ترجمہ۔ حضرت ام فضل بنت حارث سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ نبوت میں عرض کی یا حضرت میں نے آج رات بہت بُرا خواب دیکھا ہے آپ نے

ملاحظہ ہوں اہل سنت کی معتبر کتب

(۱) مشکوٰۃ شریف باب مناقب اہل بیت

(۲) المناقب اشکاۃ ص ۱۳۳ طبع مصر

(۳) تاریخ دمشق ابن عساکر ص ۱۸۲ حصہ ذکر امام حسینؑ

(۴) المستدرک جلد ۳ ص ۱۷۶

(۵) مقتل الحسین ص ۱۵۹

(۶) خصائص کبریٰ سیوطی جلد ۲ ص ۱۲۶

پوچھا کیا؟ تو میں نے عرض کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے جسم سے ایک گوشت کا ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے تو آپ نے فرمایا خواب اچھا ہے انشاء اللہ فاطمہؑ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا اور تم اس کی پرورش کروگی، چنانچہ امام حسینؑ پیدا ہوئے اور میری گود میں رکھے گئے پھر ایک دن بارگاہ نبوت میں گئی اور امام حسینؑ کو آپ کی گود میں دے دیا اور کسی دوسری طرف دیکھنے لگی۔ اب جو دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، یہ کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: ابھی جبرئیل نے آکر بتایا ہے کہ عنقریب آپ کی امت آپ کے اس بیٹے کو قتل کردے گی میں نے عرض کیا اس بیٹے کو! تو فرمایا ہاں بلکہ وہ اس مقام کی مٹی بھی لائے تھے جہاں یہ شہید ہوگا اور وہ سرخ تھی۔

نوٹ: امام حسینؑ نبی اکرم ﷺ کی گود میں تھے تو حضورؐ ان پر ان کی آنے والی مصیبتوں کو یاد کر کے گریہ فرمارہے ہیں تو اہل اسلام سے سوال یہ ہے کہ امام حسینؑ کی شہادت کے بعد ان کی مصیبتوں کو یاد کر کے رونا بدعت کیسے ہوگیا؟ اس حدیث سے صاف ظاہر ہوگیا کہ مظلوم کربلا امام حسینؑ کی مصیبتوں کو یاد کر کے رونا بدعت نہیں بلکہ سنت رسولؐ ہے نیز جب مظلوم کربلا کی زندگی میں ان کی مصیبتوں کو یاد کر کے رونا جائز ہے تو ان کی شہادت کے بعد بطریق اولیٰ جائز ہے سید الشہداء مظلوم کربلا امام حسین علیہ السلام کی عزاداری، ماتم داری مودۃ قربیٰ اور اجر رسالت کا ایک واضح مصداق ہے عزاداری کے بارے میں سب شبہات کے جوابات کے لئے ہمارے رسالہ پاسخ بہ شبہات واعتراضات بہ عزاداری امام حسین علیہ السلام بزبان فارسی کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔

جناب حسنینؑ کا گرنا اور رسول خداؐ کا خطبہ چھوڑ کر اٹھانا

عن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال كان رسول الله يخطب فاقبل الحسنُ والحسينُ عليهما قميصان احمران (وهما) يعثران ويقومان فلما راهما نزل فاخذهما ثم صعد فوضعهما في حجره ثم قال صدق الله ﴿انما اموالكم واولادكم فتنة﴾ رايت هذين فلم اصبر حتى اخذ تهما. (۱)

ترجمہ: عبداللہ ابن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے، کہ اس نے کہا: ''نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے، اتنے میں (حضرت) حسنؑ وحسینؑ آئے اور انھوں نے سرخ رنگ کا لباس پہن رکھا تھا وہ دونوں گرتے تھے اور اٹھ کھڑے ہوتے تھے، جب نبی اکرم ﷺ نے ان کو دیکھا تو دونوں کو اٹھا لیا اور پھر منبر پر تشریف لے گئے اور دونوں کو اپنی گود میں بٹھا لیا اور اس آیت کی تلاوت فرمائی: ﴿انما اموالكم واولادكم فتنة﴾ ''میں نے ان دونوں کو (اس حال میں) دیکھا اور صبر نہیں کر سکا یہاں تک کہ ان کو اٹھا لیا ہے''۔

ملاحظہ ہوں اہل سنت کی معتبر کتب

(۱) صواعق محرقہ ص ۱۹۱ طبع مصر
(۲) تاریخ دمشق ابن عساکر ص ۱۰۸ حصہ ذکر امام حسین
(۳) مقتل الحسین خوارزمی ص ۹۳
(۴) کفایۃ الطالب ص ۳۵۰

امام حسینؑ کا رونا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا برداشت نہ کرنا

عن زید بن ابی زیاد قال خرج رسول اللہ من بیت عائشہ فمر علی بیت فاطمۃؑ فسمع حسیناً یبکی فقال الم تعلمی ان بکائہ یؤ ذینی. (۱)

ترجمہ:۔ زید روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ حضرت عائشہ کے گھر سے نکل کر حضرت فاطمہ صدیقہ کبریٰ کے گھر سے گزرے تو امام حسینؑ کے رونے کی آواز سنائی دی فرمایا: اے فاطمہؑ! کیا آپ نہیں جانتی کہ حسینؑ کے رونے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔

نوٹ

امام حسینؑ اپنے گھر میں والدہ گرامی کے پاس روتے تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملاحظہ ہوں اہل سنت کی معتبر کتابیں:

(۱) فصول المہمہ ابن صباغ مالکی ص ۱۷۱

(۲) تاریخ دمشق ابن عساکر ص ۱۳۲ حصہ ذکر امام حسینؑ

(۳) کفایۃ الطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب ص ۴۲۳

(۴) مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۲۰۱

(۵) ذخائر العقبیٰ ص ۱۴۳

Scanned by TapScanner

کو تکلیف ہوتی تھی۔ کربلا کے میدان میں جب امام حسینؑ تین دن کے پیاسے زخموں سے چور چور تھے، کوئی نیزہ مار رہا تھا، کوئی تلوار مار رہا تھا، کوئی پتھر مار رہا تھا کیا اس وقت حضور کو تکلیف نہیں ہوئی؟ کیا اس وقت امام حسین ع کو دیکھ کر آپ نہیں روئے؟ اگر حضورؐ روتے تھے اور ضرور روتے تھے تو پھر عزاداری امام حسینؑ بدعت اور حرام کیوں؟

توجہ.... گذشتہ روایات پڑھنے سے ارباب انصاف کے لئے عزاداری امام حسینؑ کا مسئلہ روز روشن کی طرح آشکار ہو گیا ہوگا جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسینؑ کی زندگی میں ان کی مصیبت کو یاد کر کے روئیں تو پھر ان کی شہادت کے بعد ان کی مصیبت کو یاد کر کے رونا بطریق اولیٰ جائز ہے بلکہ مسنون ہے کیونکہ سنت کی تعریف اہل سنت کے نزدیک یہ ہے کہ قول نبیؐ، فعل نبی، اور تقریر (۱) نبی۔ (۲)

نوٹ۔: متعدد روایات جن میں حضور کا مصیبت امام حسینؑ کو یاد کر کے رونا ثابت ہے اختصار کی وجہ سے ان روایات کو درج نہیں کیا۔

---

(۱) اس سے مراد یہ ہے کہ نبی کے سامنے کوئی کام کیا جائے اور آپ اس کو نہ روکیں تو نہ روکنا ہی اس کے مسنون ہونے کی دلیل ہے۔

(۲) نوٹ: شیعہ کے نزدیک سنت کی تعریف یہ ہے "قول معصوم، فعل معصوم اور تقریر معصوم"

امام حسینؑ اور محبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قال ابن عباس كان رسول اللهؐ يحب ويحمله على كتفه و يقبل شفتيه وثناياه. (۱)

ترجمہ:۔ ابن عباسؓ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسینؑ سے محبت کرتے تھے اور ان کو اپنے کندھوں پر اٹھاتے تھے اور ان کے لبوں اور دانتوں کو چومتے تھے۔

ملاحظہ ہو اہل سنت کی معتبر کتاب:

(۱) تذکرۃ الخواص ص ۲۳۲۔

Scanned by TapScanner

عزاداری امام حسینؑ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترمذی شریف کی عبارت ملاحظہ ہو

عن سلمیٰ قالت دخلت علی ام سلمة وھی تبکی فقلت ما تبکیک قالت رأیت رسول اللہ تعنی فی المنام وعلی راسه ولحیته التراب فقلت مالک یا رسول اللہ قال شھدت قتل الحسین انفاً.(۱)

ترجمہ:۔ سلمیٰ کہتی ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ کے پاس گئی تو ان کو روتے ہوئے دیکھا میں نے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں فرمایا میں نے سرور کائنات کو

ملاحظہ ہوں اہل سنت کی معتبر کتابیں:

(۱) سنن ترمذی جلد ۲ ص ۲۴۱

(۲) مشکوۃ شریف باب مناقب اہل بیت علیہم السلام ج ۳، ص ۲۷۶

(۳) صواعق محرقہ ص ۱۹۳ طبع مصر

(۴) ینابیع المودۃ ص ۳۲۰ باب ۶۰

(۵) تاریخ دمشق ابن عساکر ص ۲۶۳ حصہ ذکر امام حسینؑ

(۶) تذکرۃ الخواص ص ۲۶۸

(۷) تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۲۰۸

(۸) کفایۃ الطالب علامہ گنجی ص ۳۳۴

خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کے سر اور ریش مبارک پر خاک پڑی ہے تو پوچھا یا حضرت آپ خاک آلود کیوں ہیں تو فرمایا: میں ابھی حسینؑ کی شہادت کا منظر دیکھ رہا تھا۔(۱)

---

(۱)ایک شبہ کا جواب

مشکوۃ شریف مترجم با عناوین ج ۳ ص ۶۷۲ پر مذکورہ روایت پر مترجم نے ایک عجیب حاشیہ لگایا ہے کہ یہ روایت قطعاً غلط ہے اس لیے کہ تمام محدثین اور مؤرخین کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت ام سلمہ، شہادت حسین (ع) سے دو سال قبل وفات پا چکی تھیں۔

اما الجواب: اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ (۱) میں صریحاً موجود ہے کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ (رض) کی وفات جبکہ وہ چوراسی سال کی تھیں یزید بن معاویہ کی حکومت میں ہوئی تھی اور وہ جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

(ج ۳ ص ۳۱۱ طبع دار المعرفۃ بیروت)

اہل سنت کے معتبر مؤرخ علامہ ذہبی اپنی کتاب سیر اعلام النبلاء (ج ۲ ص ۲۱۰) میں لکھتے ہیں کہ بعض نے گمان کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ (رض) کی وفات ۵۹ھ (انسٹھ) میں ہوئی ہے یہ بھی (انکا) وہم ہے ظاہر یہ ہے کہ ان کی وفات ۶۱ھ (اکسٹھ) میں ہوئی ہے والظاہر وفاتہا سنہ احدی وستین رضی اللہ عنہا

نیز علامہ ذھبی نے اپنی کتاب تاریخ الاسلام میں ۶۱ھ (اکسٹھ) کے حوادث میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ (رض) کی وفات کا ذکر کیا ہے۔

نیز علامہ ذھبی اپنی کتاب سیر اعلام النبلاء (ج ۲ ص ۲۰۲) میں لکھتے ہیں کہ امہات المؤمنین میں سے سب سے آخر میں حضرت ام سلمہ (رض) نے وفات پائی تھی کہ جب حسین >>>

....

>>> شہید کی شہادت کی خبر سنی تو وہ بے ہوش ہو گئیں اور ان پر بہت محزون ہوئیں ان کی شہادت کے بعد تھوڑا عرصہ زندہ رہیں اور پھر انتقال کر گئیں۔

و کانت آخر من مات من امهات المؤمنين عمرت حتى بلغها فقتل الحسين (ع) الشهيد فو جمت لذلک و غش عليها و حزنت عليه كثيرا لم تلبث بعده الا يسيرا.

نیز اہل سنت کی معتبر کتاب مجمع الزوائد ج ۹ ص ۲۴۶ پر تصریح موجود ہے کہ جناب اُم سلمہ (رض) نے یزید ابن معاویہ کے زمانہ میں ۶۲ ہجری میں انتقال کیا ہے۔ اور اس کو محدث طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس روایت کے رجال ثقہ ہیں۔

مزید تائید: حضرت ام سلمہ (رض) سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حسین بن علی کی شہادت پر جنوں کا نوحہ سنا ہے اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس روایت کے رجال صحیح ہیں (مجمع الزوائد ج ۹/۱۹۹)

اگر وہ شہادت امام حسین علیہ السلام سے پہلے فوت ہو گئی تھیں تو پھر انہوں نے امام مظلوم کی شہادت پر جنات کا نوحہ کیسے سن لیا؟ حالانکہ جنات کا نوحہ سننے والی روایت بھی صحیح ہے۔

خلاصہ: یہ کہ حضرت ام سلمہ کی وفات بقول ذھبی حکومت یزید میں ۶۱ ہجری میں یا صحیح قول کے مطابق ۶۲ ہجری میں ہوئی ہے کمافی مجمع الزوائد بہر حال ان کی وفات امام حسین علیہ السلام کی شھادت کے بعد ہوئی ہے۔

پس مترجم مشکوۃ کا یہ دعوی کرنا کہ ان کی وفات شھادت حسین علیہ السلام سے دو سال قبل ہونے پر سب مورخین کا اتفاق ہے، یہ دعوی جہالت پر مبنی، اور غلط ہے۔

Scanned by TapScanner

نوٹ: نمبر۱

ابن عباس سے بھی اسی مضمون کی روایت کتب میں پائی جاتی ہے (۲) تاریخ الخلفاء ص ۲۳۶ طبع مصر (۳) کفایۃ الطالب مناقب علی ابن ابی طالب ص ۴۴۸ : الصواعق الحرقۃ ص ۱۹۳.

جس گھر میں ترمذی شریف ہو گویا اس گھر میں نبی موجود ہیں.

ملاحظہ ہو اہل سنت کی معتبر کتاب اسماء الرجال مشکوۃ شریف ص ۱۸۴: جس گھر میں یہ کتاب (ترمذی) موجود ہو بس یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کے یہاں خود نبی موجود ہیں جو گفتگو فرما رہے ہیں۔

نوٹ: نمبر۲

مذکورہ روایت سے ام سلمہ زوجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مصیبت امام حسینؑ کو یاد کر کے رونا ثابت کرتا ہے کہ مصیبت امام حسینؑ میں رسولؐ خدا نے اپنے سر مبارک اور ریش اقدس میں مٹی ڈالی ہے تو پھر مصیبت امام حسینؑ میں رونا اور سر پر خاک ڈالنا بدعت نہیں ہے بلکہ عین سنت رسولؐ ہے۔

Scanned by TapScanner

خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنا گویا حقیقت میں نبی کو دیکھنا ہے

جس نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اس نے حضور ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان نبی کی صورت اختیار نہیں کرسکتا۔

قال من رانی فی للمنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل بی۔(۱)

ترجمہ۔ حضورؐ نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔

نوٹ

یہ حدیث شریف اس لئے لکھنی پڑی شاید کوئی ملاں کہہ دے کہ مذکورہ روایت ام سلمٰی کے خواب کی بات تھی۔

ملاحظہ ہوں اہل سنت کی معتبر کتابیں:

(۱) صحیح بخاری جلد ۱ ص ۲۱

(۲) شمائل ترمذی ص ۳۵

(۳) سنن ابی داؤد ص ۶۸۵

(۴) تاریخ دمشق ابن عساکر ص ۲۹۷ حصہ ذکر امام حسینؑ

(۵) تاریخ بغداد جلد ۹ ص ۱۲۸

Scanned by TapScanner

خاتمہ

عزاداری کے متعلق سوالات کے جوابات

سوال: ہمارے مذہب حقہ میں مجلس امام حسین علیہ السلام کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: محمد وآل محمد علیہم السلام کی محبت دین کی بنیاد اور ان کا ذکر (فضائل ومصائب) اور ان کی تعلیمات کی ترویج افضل عبادت ہے پر بائی مجالس عزاداری امام حسین علیہ السلام، ائمہ معصومین علیہم السلام کی سیرت ہے۔ مجالس عزاداری کا انعقاد، رونا رلانا، ماتم داری مومنین کو طعام (نیاز کھلانا) یہ سب امور تعظیم شعائر، احیاء امر آل محمدؑ اور ترویج دین ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کی مظلومیت کی خبر سن کر انبیاء علیہم السلام نے ان کی شہادت سے پہلے گریہ کیا ہے۔

گریہ کے فضائل کی روایات کو محدث جلیل القدر علامہ مجلسیؒ نے اپنی کتاب بحار الانوار جلد ۴۴ میں ذکر فرمایا ہے:۔

مخفی نہ رہے کہ عزاداری کے بارے میں بے جا دوسے صحیح نہیں ہیں عزاداری امام حسین علیہ السلام ضروریات مذہب میں سے ہے۔ اور مودت آل محمد

Scanned by TapScanner

علیہم السلام کا واضح مصداق ہے۔

سوال: کیا آج کل کے دور میں ہمیں مجالس عزا کو ترک کرنے اور دروس کی طرف راغب ہونا چاہئے کہ تربیت کو اولیت حاصل ہو؟

جواب: خود مجالس عزا مکتب حسینی ہیں۔ جن میں فضائل و مصائب کے علاوہ معارف، عقائد، شرعی مسائل بیان کئے جاتے ہیں اور آل محمدؐ کی تعلیمات پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ مجالس کو ہرگز ترک نہیں کرنا چاہئے بلکہ مجالس کی کیفیت کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہئے صاحبان علم وفضل سے مجالس عزا میں استفادہ کرنا چاہئے علماء کرام اور اہل دانش کو چاہئے کہ وطن عزیز میں اپنی قوم کو جہالت سے نکالنے کے لئے بالعموم اور ملت شیعہ کے لئے بالخصوص توجہ فرمائیں۔

سوال: کیا واقعات کربلا کو بیان کئے بغیر ہم واقعات کربلا سے اخذ کردہ نتائج کی اہمیت کو کما حقہ سمجھ سکتے ہیں؟

جواب: واقعات کربلا معتبر کتب سے بیان کرنے چاہئے قیام امام حسین علیہ السلام کو سمجھنے کے لئے امیر المومنین علی علیہ السلام اور امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے حالات کا مطالعہ کرنا ضروری ہے تا کہ مومنین کو ائمہ طاہرین علیہم السلام کی مظلومیت کا علم ہو۔

سوال: گذشتہ سوال سے ہی پیوستہ کہ کیا ذاکریت (خصوصاً پاکستان میں) مشن اہل بیت علیہم السلام سے مطابقت اور اس کے احیاء کا ذریعہ ہے؟

جواب: ہمارے ملک کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ذاکریت سے بھی مذہب کو فائدہ پہنچ سکتا ہے بشرطیکہ ذاکرین اور واعظین اور خطباء درج ذیل امور کی رعایت کریں۔

۱۔ فضائل و مصائب کو مطالعہ سے بیان کریں۔ جعلی اور موضوعی روایات سے اجتناب کریں۔

۲۔ جھوٹ سے اجتناب اور وعدہ خلافی نہ کریں۔

۳۔ مجالس کو اپنا پیشہ نہ بنائیں بلکہ مجالس کو عبادت سمجھ کر پڑھیں اور کوشش کریں کہ باوضوء ہوکر منبر پر آئیں۔

۴۔ شریعت کے دستورات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں بالخصوص نماز روزے کی پابندی کریں اور باریش ہوکر منبر پر حاضر ہوں تو اس صورت میں ان کی مجلس میں ایک خاص تاثیر ہوگی۔

۵۔ مجالس کو خوش الحانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہین لیکن ایسی آوازیں جو کہ مجلس امام حسین علیہ السلام کے ساتھ مناسبت نہ رکھتی ہوں ان سے اجتناب کریں۔

نیز مومنین کو بھی چاہئے کہ وہ ذاکرین کو ایسی طرزوں پر قصائد پڑھنے پر مجبور نہ کریں۔

خلاصہ یہ کہ ذاکرین، واعظین، علماء سب کو مذہب حقہ اثنا عشریہ کی صحیح ترویج اور دفاع کرنا چاہئے اور مجالس کو علمی بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اہل منبر کو چاہئے کہ اگر ان سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے، جواب نہ جاننے کی

Scanned by TapScanner

صورت میں اپنی طرف سے غلط مسئلہ بیان نہ کریں بلکہ علماء حقہ کی طرف ارجاع دیں۔

سوال: کیا سڑکوں پر نکل کر ماتم کرنا جائز ہے؟

جواب: سڑک پر ماتم جائز ہے مخفی نہ رہے کہ عزاداری امام حسین علیہ السلام، عبادت ہے اور ظلم کے مقابلے میں احتجاج ہے۔

سوال: قمیص اتار کر ماتم کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے نیز کیا زنجیر زنی کرنا عزاداری ہے؟

جواب: قمیص اتار کر ماتم کرنا جہاں نامحرم عورتیں نہ دیکھ رہی ہوں تو یہ فقہاء کے نزدیک بلا اشکال ہے اور دیکھنے کی صورت میں فقہاء اختلاف رکھتے ہیں۔

اکثر فقہاء کے نزدیک زنجیر زنی عزاداری ہی کا ایک مصداق ہے البتہ اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ ہڈی کے ضرر کا موجب نہ بنے نیز مذہب کی ہتک کا موجب بھی نہ بنے۔

سوال: آیا محرم کے مخصوص ایام میں اور سال کے باقی مخصوص ایام (ائمہ معصومین علیہم السلام کی شہادت وغیرہ) میں جلوس ومجالس عزا (عزاداری) کو برپا کرنا چاہئے جو کہ ایک گاؤں یا شہر کی سطح پر ہے اور جس میں دوسرے فقہ حتی کہ دوسرے مذاہب کے لوگ بھی شریک ہوتے ہیں یا ہمیں ان ایام میں آپس میں مل کر ایک محدود پیمانے پر ایصال ثواب کی غرض سے دعاؤں کی محفل (مثلاً

Scanned by TapScanner

دعاء کمیل وغیرہ کا اہتمام کرنا چاہئے؟

جواب: ائمہ معصومین علیہم السلام کے بالخصوص ایام ہائے شہادت کو عزاداری کرنا کار ثواب ہے اور خوشنودی محمد وآل محمد علیہم السلام کا ذریعہ ہے مجالس عزا کے ساتھ دعاؤں کا پڑھنا منافات نہیں رکھتا مجالس عزا سے پہلے یا بعد میں دعائے کمیل دعائے توسل وغیرہ بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ اور معصوم فرماتے ہیں کہ ہمارے شیعہ ہماری خوشی کے ساتھ خوشی اور غمی میں غمگین ہوتے ہیں کوشش کرنی چاہئے کہ ائمہ طاہرین علیہم السلام کے ایام ولادت اور شہادت احسن انداز سے منائے جائیں ان کے فضائل ومصائب بیان کرنے کے علاوہ ان کی نورانی تعلیمات کو بھی بیان کیا جائے تاکہ ان پر عمل پیرا ہو کر مومنین دنیا وآخرت کی سعادت حاصل کرسکیں۔

سوال: کیا امام حسین علیہ السلام کا قیام محض حکومت کے لئے تھا؟ اگر مکمل طور پر نہیں تو بھی کیا جزوی یا ثانوی حیثیت میں یہ سبب تھا؟

جواب: سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کا قیام اپنے نانا کی امت کی اصلاح اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی خاطر تھا جیسا کہ خود امام علیہ السلام نے تصریح فرمائی۔

"انما خرجت لطلب الاصلاح فی امة محمد ارید ان امر بالمعروف وانهی عن المنکر ".(۱)

سوال: کیا مخدرات عصمت کا عزاداری کرنا منقول ہے؟

(۱) بحار الانوار، ج ۴۴، ص ۳۲۹ وکتب دیگر

جواب: مخدرات عصمت وطہارت کا اپنے چہرے پر طمانچے مارنا، ماتم کرنا، مرثیہ پڑھنا سیاہ لباس پہننا اور حضرت زینب علیہا السلام کا اپنی پیشانی کو چوب پر مارنا اور خون کا جاری ہونا کتب میں منقول ہے۔

سوال: کیا اہل سنت کی کتب سے مستورات بنی ہاشم کا پیٹنا ثابت ہے؟

جواب: جی ہاں! ثابت ہے:" فصاح النساء ولطمن خدودهن وصاحت زينب اخته يا محمداه الخ". (۱)

کربلا میں امام حسین علیہ السلام کی لاش پر بیبیوں نے فریاد کی اور اپنے چہرے پیٹے اور حضرت زینب علیہا السلام نے یا محمداہ کہہ کر فریاد کی اور مرثیہ پڑھا۔

سوال: زنجیر زنی کی وجہ سے اگر نماز قضا ہو جائے تو اس میں کیا اشکال ہے؟

جواب: نماز کو کسی صورت میں بھی نہیں چھوڑا جا سکتا امام حسین علیہ السلام نے ظہر عاشورہ کو تیروں کی بارش میں نماز ادا کی ہے۔

← مومنین کو چاہئے کہ دوران عزاداری اگر نماز کا وقت ہو جائے تو با جماعت نماز ادا کر کے عملاً ثابت کر دیں کہ ہم حسینی ہیں۔

سوال: کیا ڈھول وغیرہ کا استعمال عزاداری میں جائز ہے؟

---

(۱) تاریخ طبری ج ۳، ص ۳۳۶ حوادث سنہ ۶۱ و تاریخ کامل ج ۴، ص ۸۱ طبع دار صادر بیروت و کتب دیگر۔

Scanned by TapScanner

جواب: عزاداری میں لہو ولعب کے آلات سے اجتناب کیا جائے۔

سوال: کیا کسی مقرر یا ذاکر کو دوران مجلس غلط روایت پڑھنے پر ٹوکا جاسکتا ہے۔

جواب: دوران مجلس عزا اگر کوئی شخص غلط روایت پڑھتا ہے جس کے غلط ہونے کا مومنین کو یقین ہے مثلاً ایسی چیز بیان کی جارہی ہے جس سے امام معصومؑ کی ہتک نکلتی ہو تو اس کو روکنا چاہیئے۔

لیکن اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ مجلس کا تقدس بھی پامال نہ ہو۔

سوال: کیا علم حضرت عباس علیہ السلام کا نکالنا اور اپنے گھروں پر نصب کرنا اور علم کا بوسہ لینا جائز ہے؟

علم سیدنا ابی الفضل العباس علیہ السلام کو گھروں پر نصب کرنا اور جلوسوں میں نکالنا، یہ آنجناب سے محبت ومودت کی دلیل ہے۔ علم حضرت عباس علیہ السلام سے ان کی وفا یاد آتی ہے۔ طول تاریخ میں شیعہ نے اس علم کی حفاظت کی ہے علم حضرت عباس شعائر اللہ سے ہے اور بزرگ علماء کرام علم مبارک کا بوسہ لیتے ہیں، علم حضرت عباس علیہ السلام کی ہتک سوائے جاہل، مغرض اور دشمن خاندان عصمت وطہارت کے، اور کوئی نہیں کرسکتا۔

سوال: کیا امام معصوم کی موجودگی میں بھی کسی نے غم حسین علیہ السلام میں سر و سینہ پیٹا ہے۔

Scanned by TapScanner

جواب: شیخ صدوقؒ نے روایت کی ہے کہ جب دعبل شاعر نے امام علی رضا علیہ السلام کے سامنے مصیبت امام حسین علیہ السلام میں اشعار پڑھے تو پردہ کے پیچھے عورتوں نے اپنے منہ کو پیٹا اور ان کے چیخنے اور فریاد کی آوازیں بلند ہوئیں امام علی رضا علیہ السلام نے اس قدر گریہ کیا کہ دو مرتبہ بے ہوش ہو گئے۔(۱) "لطمت النساء وجوههن وعلا الصراخ من وراء الستر وبكى الرضا عليه السلام حتى اغمى عليه مرتين".

سوال: کیا امام معصوم کی موجودگی میں کسی نے غم امام حسین علیہ السلام میں خون نکالا ہے؟

جواب: منقول ہے کہ خود امام زین العابدین علیہ السلام سیدھے کھڑے ہو گے اور مصیبت امام حسین علیہ السلام میں دیوار پر ٹکر ماری جس کی وجہ سے آنجناب کی ناک مبارک ٹوٹ گئی۔

اور سر مبارک زخمی ہوا۔ اور آپ کے سر و صورت کا خون سینہ پر جاری ہو گیا اور شدت گریہ اور غم کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے۔(۲)

نیز منقول ہے کہ جب سیدہ زینب علیہا السلام کی نظر مبارک کوفہ میں اپنے بھائی امام حسین علیہ السلام کے سر اقدس پر پڑی تو اپنی پیشانی کو چوبہ محمل پر مارا راوی کا بیان ہے کہ ہم نے (پیشانی سے) خون نکلتا ہوا دیکھا۔(۳)(۴)

---

(۱) عیون اخبار الرضاؑ ج ۲، ص ۲۶۳۔

(۲) دار السلام ج ۲، ص ۱۷۹، تالیف: علامہ حسین نوری طبرسی، من منشورات شرکۃ المعارف الاسلامیہ۔

(۳) بحار الانوار، ج ۴۵، ص ۱۱۵۔

(۴) صاحبان بصیرت کے لئے قابل غور واقعات حضرت آدم علیہ السلام، حضرت حوا >>>

....

<<< کی تلاش میں تھے اور کربلا سے ان کا گذر ہوا تو وہاں وہ غمگین ہوئے اور بغیر کسی وجہ سے ان کا دل دکھی ہوا، امام حسین علیہ السلام کی جائے شہادت پر وہ گر پڑے اور ان کے پاؤں سے خون جاری ہوا آسمان کی طرف سر اٹھا کر عرض کیا: پروردگارا! کیا مجھ سے کوئی معصیت سرزد ہوئی ہے جس کی وجہ سے مجھ پر یہ عتاب کر رہا ہے؟ میں نے پوری زمین کا طواف کیا ہے مجھے ایسی تکالیف کہیں بھی نہیں ہوئیں جو مجھے یہاں اس زمین پر ہوئیں ہیں۔

خداوند عالم نے فرمایا: اے آدم! تجھ سے کوئی معصیت نہیں ہوئی ہے، لیکن اس سرزمین پر تیرا بیٹا حسین مارا جائے گا، تیرا خون ان کے خون کی موافقت کی وجہ سے جاری ہوا ہے... حضرت آدم نے امام حسین کے قاتل یزید ملعون پر چار مرتبہ لعنت کی، پھر چند قدم جبل عرفات کی طرف چلے تو وہاں حضرت حوا کو پالیا۔ (بحارالانوار، ج ۴۴، ص ۲۴۲)

نیز مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام زمین کربلا سے گزرے تو وہ گھوڑے پر سوار تھے ان کے گھوڑے کو ٹھوکر لگی جس کی وجہ سے وہ گھوڑے سے گر پڑے، اور ان کا سر زخمی ہوگیا اور خون جاری ہوا، حضرت ابراہیم علیہ السلام استغفار میں مشغول ہوگئے اور عرض کی: بارالہا: کیا مجھ سے کوئی تقصیر سرزد ہوگئی ہے؟ حضرت جبرائیل نازل ہوئے اور کہا: آپ سے کوئی تقصیر نہیں ہوئی ہے، لیکن اس سرزمین پر آخری نبی کا نواسا اور آخری وصی کا بیٹا شہید ہوگا، پس آپ کا خون ان کی موافقت کی وجہ سے جاری ہوا ہے۔ (بحارالانوار، ج ۴۴، ص ۲۴۳ و کتب دیگر)

نیز مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام، یوشع بن نون کے ہمراہ سفر کر رہے تھے جب زمین کربلا پر پہنچے تو وہاں آپ کی نعل مبارک پارہ ہوگئی اور خاردار کانٹا ان کے پاؤں میں داخل ہوگیا، جس کی وجہ سے ان کے پاؤں سے خون جاری ہوگیا، پس عرض کیا: بارالہا! کیا مجھ سے کوئی نامطلوب امر صادر ہوا ہے؟ اللہ کی طرف سے وحی آئی کہ یہاں حسین علیہ السلام شہید >>>

فرامین معصومین علیہم السلام کی روشنی میں مصیبت آل محمدؐ میں گریہ کرنے والوں کو اجر

غم امام حسین علیہ السلام میں گریہ سے جنت ملے گی۔

غم امام حسین علیہ السلام میں گریہ سے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

امام حسین علیہ السلام پر گریہ، بڑے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

گریہ کرنے والے کے چہرے پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔

جس کا دل غم آل محمد علیہم السلام میں دکھی ہو، مرتے وقت معصومین علیہم السلام کو دیکھ کر بہت خوش ہوگا۔

>>> ہوں گے، یہاں ان کا خون بہایا جائے گا، پس تمہارا خون، ان کے خون کی موافقت کی وجہ سے جاری ہوا ہے۔

(بحار الانوار، ج ۴۴، ص ۲۴۴ و کتب دیگر)

نوٹ: مذکورہ بالا واقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ مصیبت امام حسین علیہ السلام میں بدن سے خون کا نکلنا یہ مطلوب پروردگار ہے۔

Scanned by TapScanner

گریہ کرنے والے کو امام حسین علیہ السلام عرش پر دیکھ رہے ہوتے ہیں ان کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اپنے نانا سے عرض کرتے ہیں کہ آپ بھی اس مومن کے لئے استغفار کریں تاکہ خدا اس کے گناہ بخش دے، قیامت کے دن گریہ کرنے والوں کی محمد وآل محمد علیہم السلام شفاعت فرمائیں گے۔

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ گریہ کرنے والے کا ہاتھ پکڑ کر ہم اسے جنت میں داخل کریں گے۔

و کل من بکی منهم علی مصاب الحسین اخذنا بیده و ادخلناه الجنة. (۱)

قیامت کے دن ہر آنکھ رو رہی ہوگی مگر وہ آنکھ جو غم حسین علیہ السلام پر روئی ہو، اسے جنت کی نعمتوں کی بشارت ہوگی۔ (۲)

آؤ امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ہو جاؤ چونکہ رسول خداؐ فرماتے ہیں:

ان الحسین مصباح الهدیٰ وسفینة النجاة. (۳)

بیشک حسین ہدایت کے چراغ اور نجات کی کشتی ہیں۔

---

(۱) بحار الانوار، ج ۴۴، ص ۲۹۳، وکتب دیگر۔

(۲) بحار الانوار، ج ۴۴۔

(۳) فرائد السمطین وکتب دیگر

Scanned by TapScanner

فضائل الصلوات

تالیف

آیۃ اللہ علامہ سید مظہر علی شیرازی دامت برکاتہ

Scanned by TapScanner

فہرست کتاب

مقدمہ 99
فضائل وفوائد صلوات 101
صلوات کی فضیلت 103
صلوات سے نفاق (منافقت) دور ہوتی ہے 106
منافق کی چند ایک علامات 106
منافقت کے دور کرنے کا علاج 107
گناہوں کا کفارہ صلوات ہے۔ صلوات گناہوں کو مٹا دیتی ہے 108
ابتر صلوات سے نبی اکرمؐ نے منع فرمایا ہے 110
صلوات کی کیفیت در کتب اہل سنت 111
صلوات سے شفاعت 114
صلوات سے دنیوی واخروی حاجات کا پورا ہونا 114
صلوات سے نورانی ہونا 115
آتش سے نجات 116
صلوات کا اجر جنت ہے 116
عجیب حکایت 117
توسلات 119

Scanned by TapScanner

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

سورہ احزاب، آیت ۵۶

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبرؐ (اور اُن کی آل) پر درود بھیجتے ہیں تو اے ایمان والو تم بھی اُس پر درود بھیجتے رہو اور برابر سلام کرتے رہو"۔

Scanned by TapScanner

مقدمہ

صلوات کی فضیلت کسی پر مخفی نہیں ہے صلوات پڑھنا خدا کو بہت پسند ہے صلوات: محمد وآل محمد علیہم السلام کی خوشنودی کا موجب بنتی ہے، صلوات سے دعا قبول ہوتی ہے۔

ہم نے اس مختصر رسالہ میں تبرکاً صلوات کی فضیلت کے بارے میں آئمہ معصومین علیہم السلام کی چند احادیث پیش کی ہیں تاکہ مومنین کے قلوب مزید منور ہو جائیں۔

نیز صلوات کی کیفیت اہل سنت کی معتبر کتب سے پیش کی ہے خداوند متعال اہل سنت کو بھی سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرمان کے مطابق صلوات پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ چونکہ بعض لوگ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیتے ہیں تو ان کی آل پاک پر صلوات نہیں پڑھتے حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے جب مجھ پر صلوات پڑھو تو میری آل پر بھی صلوات پڑھو۔

آخر میں حاجت روائی کے لئے صلوات کے ذریعے توسلات کو بھی ذکر کر دیا ہے جو کہ مجربات سے ہیں۔

Scanned by TapScanner

دعا گو ہوں کہ خداوند متعال سب مسلمانوں کو سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور اُن کی آلِ پاک کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

سید مظہر علی شیرازی (حوزہ علمیہ قم المقدسہ)

۱۸ ربیع الثانی ۱۴۲۸

Scanned by TapScanner

فضائل وفوائد صلوات

صلوات خدا کی طرف سے انسانوں کے لیے بہترین ہدیہ ہے۔

صلوات روح کو روشنی دیتی ہے

صلوات موجب تقرب ہے

صلوات ذکر الٰہی ہے

صلوات خواب میں پیغمبر کی زیارت کی رمز ہے

صلوات بہشتی تحفہ ہے

صلوات فقر و تنگدستی کو دور کرتی ہے

صلوات نفاق (منافقت) کو دور کرتی ہے

صلوات قنوت، رکوع وسجود میں نماز کی زینت ہے اور تشہد میں واجب ہے

صلوات دعا کی قبولیت کا موجب ہے لہٰذا دعا کے اول و آخر میں محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات پڑھی جائے۔ اور دعا میں خدا کو محمد و آل محمد علیہم السلام کا واسطہ دیا جائے۔

Scanned by TapScanner

صلوات — پل صراط پر نور ہے

صلوات — قبر میں نور ہے

صلوات — بہشت میں نور ہے

صلوات — عالم برزخ اور قیامت میں انیس ہے

صلوات — جہنم کی آگ سے بچانے کی سپر ہے

صلوات — قیامت کے دن برترین اعمال میں سے ہے

صلوات — شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا موجب ہے

صلوات — جہنم کی آگ کو خاموش کرتی ہے

صلوات — گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو ایک دفعہ مجھ پر (خلوص نیت اور معرفت کے ساتھ) درود پڑھے اس کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

صلوات — جو شخص لکھتے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات لکھتا ہے جب تک وہ تحریر باقی ہے فرشتے اس کے لیے طلب آمرزش کرتے ہیں۔

صلوات — سے حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور شفا کا موجب ہے

صلوات — کثرت کے ساتھ پڑھنا سختی موت سے محفوظ رہنے کا موجب بنتی ہے۔

اور جو "اللھم صلّ علی محمد و آل محمد" پڑھتا ہے خدا اس کو بہتر ۷۲ شہداء کا ثواب عنایت فرماتا ہے وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

Scanned by TapScanner

صلوات سے شیطان ذلیل ہو جاتا ہے
مصافحہ کرتے وقت صلوات پڑھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔
خلاصہ یہ کہ کثرت صلوات بر محمدؐ و آل محمدؐ دنیا و آخرت میں موجب برکات عظیمہ ہے لہٰذا دائم الصلوات ہونا چاہیے۔

صلوات کی فضیلت

عن علی علیہ السلام: "قال الصلواۃ علی النبی و آلہ أمحق الخطایا من الماء للنار و السلام علی النبی و آلہ افضل من عتق عشر رقاب"۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور ان کی آل پر صلوات پڑھنا گناہوں کو پانی کے آگ کو ختم کرنے سے زیادہ محو کرتی ہے۔
اور حضورؐ اور ان کی آل پر سلام بھیجنا دس غلاموں کے آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

قال رسول اللّٰہ: "انا عند المیزان یوم القیامۃ فمن ثقلت سیئاتہ (علی) حسناتہ جئت بالصلوۃ علیّ حتی اثقل بھا حسناتہ۔

حضور ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن میں میزان کے پاس ہوں گا تو جس کے گناہ اس کی نیکیوں سے بھاری ہونگے (تو) میں درود کو جو اس نے مجھ پر پڑھا تھا لاؤں گا اس کے ذریعے اس کی نیکیاں بھاری ہو جائیں گی"۔

عن ابی عبداللّٰہ: "قال وجدت فی بعض الکتب من صلّی علی محمد و آل محمد کتب اللّٰہ لہ مائۃ حسنۃ و من قال صل اللہ علی

محمد واهل بیته کتب اللّٰہ له الف حسنة"۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: "میں نے بعض کتب میں پایا ہے کہ جو شخص حضرت محمد ﷺ اوران کی آل پر صلوات پڑھے خدا اس کے لئے سونیکیاں لکھتا ہے۔اور جو شخص یوں پڑھے صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَهلِ بَیتِه اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھتا ہے"۔

نوٹ: جس شخص کے کلام کے آخر میں حضرت محمدؐ اور حضرت علی علیہ السلام پر درود ہو وہ جنت میں جائے گا۔

حدیث کے الفاظ یہ ہیں قال رسول اللہ: "ﷺ من کان آخر کلامه الصلوة علی وعلی علی دخل الجنة"۔

قال رسول اللهؐ: "من صلی علیّ مرة صلی اللّٰه علیه عشراً ومن صلی علیّ عشراً صلی اللّٰه علیه مائة مرة ومن صلی علیّ مائة مرة صلی اللّٰه علیه الف مرّة ومن صلی اللّٰه علیه الف مرة لایعذبه اللّٰه فی النار ابدا"۔

ترجمہ: رسول خداؐ نے فرمایا: "جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ صلوات پڑھے خدا اس پر دس مرتبہ صلوات پڑھتا ہے (یعنی رحمت بھیجتا ہے) اور جو مجھ پر دس مرتبہ صلوات پڑھے خدا اس پر سو مرتبہ صلوات پڑھتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ صلوات پڑھے خدا اس پر ہزار مرتبہ صلوات پڑھتا ہے اور جس پر خدا ہزار مرتبہ صلوات بھیجے تو اس کو خدا تعالیٰ ہمیشہ جہنم میں عذاب نہیں کرے گا"۔

نوٹ: خدا کے درود بھیجنے کا مطلب رحمت کو نازل کرنا ہے۔

Scanned by TapScanner

مؤمنین کے درود بھیجنے کا مطلب خدا سے طلب رحمت ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ

راوی امام صادق علیہ السلام سے سوال کرتا ہے کہ کس طرح ہم محمد وآل محمد پر صلوات بھیجیں تو آپ نے فرمایا: "صلواتُ اللهِ وَصَلَواتُ مَلائِكَتِهِ وَانْبِيائِهِ وَ رُسُلِهِ وَجَمِيعِ خَلْقِهِ عَلىٰ محمدٍ وآلِ محمدٍ والسلامُ عَلَيْهِ وعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ"۔

تو پھر راوی سوال کرتا ہے جو شخص اس طرح نبی اکرمؐ پر صلوات بھیجے تو اس کا کتنا ثواب ہے۔

تو امام نے فرمایا: گناہوں سے اس طرح پاک ہوجاتا ہے جیسے ماں نے اسے ابھی جنا ہے۔

مراد یہ کہ خداوند متعال اس کے سب گناہ بخش دیتا ہے۔اور پھر اسے گناہ نہیں کرنا چاہیے۔

جب انبیاء میں سے دوسرے کسی نبی کا نام لیا جائے تو پھر صلوات کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات پڑھی جائے اور پھر انبیاء پر۔

عن معاوية بن عمار قال ذكرت عندابی عبدالله الصادق عليه السلام بعض الانبياء فصليت عليه فقال اذاذكر احدمن الانبياء فابدء بالصلوة على محمدو آله ثم عليه صلى الله على محمدو آله وعلى جميع الانبياء.

معاویہ بن عمار کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کے سامنے ایک نبی

کاذکر کیا تو میں نے ان پر درود پڑھا تو امام علیہ السلام نے فرمایا جب انبیاء میں سے کسی کاذکر کیا جائے تو پہلے محمد وآل محمد پر درود پڑھیے پھر ان پر۔

صلوات سے نفاق (منافقت) دور ہوتی ہے

عبداللہ بن سنان عن ابی عبداللہ قال سمعتہ یقول: قال رسول اللہ ﷺ ارفعوا اصواتکم بالصلوۃ علی فانھا تذھب بالنفاق۔

ترجمہ: عبداللہ بن سنان امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں (کہ) میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا امام علیہ السلام فرمار ہے تھے رسول خدا ﷺ نے فرمایا مجھ پر صلواۃ پڑھتے وقت اپنی آوازوں کو بلند کرو کیونکہ بلند آواز سے صلوات پڑھنا نفاق کو دور کرتا ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ الصلوۃ علی وعلی اھل بیتی تذھب النفاق۔

رسول خدا ﷺ نے فرمایا مجھ پر اور میری اہل بیت پر صلوۃ بھیجنا منافقت کو دور کرتی ہے۔

نوٹ: نفاق ایک بہت بری بیماری ہے اور روایات سے یہ مستفاد ہے کہ آخری زمانے میں یہ بیماری بہت پھیل جائے گی۔

منافق کی چند ایک علامات یہ ہیں

(۱) منافق وعدہ خلافی کرتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے اور امانت میں خیانت کرتا ہے۔ خلف الوعد ثلث النفاق۔ وعدہ خلافی نفاق کا تیسرا حصہ ہے۔

Scanned by TapScanner

(۲) منافق امر بہ معروف کرتا ہے لیکن خود عمل نہیں کرتا اور اسی طرح نہی عن المنکر کرتا ہے لیکن خود پرہیز نہیں کرتا. فرمان امام سجاد علیہ السلام (تحف العقول)

(۳) المنافق یری ذنبہ کذباب مرّ علی انفہ فاطارہ. (الاخلاق بشر.)

منافق گناہ کو اس طرح دیکھتا ہے جس طرح مکھی اس کی ناک پر بیٹھی اور اڑا دی. یعنی گناہ کرنے سے نہیں ڈرتا.

(۴) منافق اہل بیت علیہم السلام کا محب نہیں ہوتا. بہت سی احادیث اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں.

(۵) منافق کی حالت مسجد میں اس طرح ہوتی ہے جس طرح پرندہ کی حالت پنجرہ میں ہوتی ہے.

یعنی بہت جلدی نکلنے کی کوشش کرتا ہے.

(۶) منافق (غالبا) بائیں پہلو سوتا ہے. (بحار الانوار)

(۷) ان قلب المنافق من وراء لسانہ الخ ان المنافق یتکلم بمااتی علی لسانہ لایدری فاذا لہ وماذاعلیہ (نہج البلاغہ)

تحقیق منافق کا دل اس کی زبان کے پیچھے ہے. منافق کی زبان پر جو آتا ہے کہہ دیتا ہے اپنے نفع ونقصان کو نہیں جانتا.

منافقت کے دور کرنے کا علاج

عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال من قرأ سورۃ الانفال وسورۃ براءۃ فی کل شھر لم یدخلہ نفاق أبدا و کان من شیعۃ

Scanned by TapScanner

امیر المؤمنین علیہ السلام.

ترجمہ: ابوبصیر امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں (کہ) حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص سورہ انفال اور سورہ براءۃ کی تلاوت ہر مہینے میں کرے تو نفاق اس کے (دل) میں ہمیشہ کے لئے داخل نہیں ہوگا اور وہ امیر المؤمنین علیہ السلام کے شیعوں سے ہوگا.

عن عبد العظیم الحسنی قال سمعت علی بن محمد العسکری علیہ السلام یقول انما اتخذ اللہ عز وجل ابراھیم خلیلہ لکثرۃ صلاتہ علی محمد و اھل بیتہ صلوات اللہ علیھم.

ترجمہ: عبد العظیم الحسنی فرماتے ہیں کہ میں نے امام نقی علیہ السلام سے سنا امام علیہ السلام فرمارہے تھے (کہ) خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا کیونکہ وہ محمدؐ اور ان کے اہل بیت علیہم السلام پر کثرت سے صلوات پڑھتے تھے.

نوٹ: یاد رہے کہ حضرت عبد العظیم الحسنی کا مزار طہران میں ہے اور مومنین ان کی زیارت کے لئے کثرت سے جاتے ہیں. ان کی زیارت کا بہت زیادہ ثواب ہے بلکہ ایک روایت میں ان کی زیارت کا ثواب زیارت امام حسین علیہ السلام کا ثواب ذکر کیا گیا ہے.

گناہوں کا کفارہ صلوات ہے. صلوات گناہوں کو مٹا دیتی ہے

قال الرضا علیہ السلام فی حدیث: من لم یقدر علی مایکفر بہ

ذنوبه فلیکثر فی الصلوۃ علی محمد و آل محمد ﷺ فانها تهدم الذنوب هدما.

ترجمہ: امام رضا علیہ السلام نے ایک حدیث میں فرمایا جو شخص اپنے گناہ کے کفارہ پر قادر نہ ہو تو پس اسے چاہیے کہ وہ محمد و آل محمد ﷺ پر بہت زیادہ درود بھیجے کیونکہ یہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ من صلی علی صلی اللہ علیه و ملائکته فمن شاء فلیقل و من شاء فلیکثر.

حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود پڑھے خدا اس پر درود پڑھتا ہے اور اس کے ملائکہ بھی، پس جس کی مرضی ہے کم صلوات پڑھے اور جس کی مرضی ہے زیادہ صلوات پڑھے۔

نوٹ: ایک حدیث کا مضمون یہ ہے کہ جب تک محمد و آل محمد ﷺ پر صلوات نہ پڑھی جائے دعا قبول نہیں ہوتی۔

جو شخص آل پر درود نہیں پڑھتا وہ جنت کی بو بھی نہیں پا سکتا۔

قال رسول اللہ ﷺ من قال صلی اللہ علی محمد و آله قال اللہ جل جلاله صلی اللہ علیک فلیکثر من ذلک و من قال صل اللہ علی محمد و لم یصل علی آله لم یجد ریح الجنة و ریحها یوجد من میسر خمسائة عام.

حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ پڑھے صلی اللہ علی محمد و آلہ تو خدا فرماتا ہے کہ صلی اللہ علیک. یعنی خدا کی صلوۃ تجھ پر ہو. پس چاہیے کہ زیادہ پڑھے. اور جو شخص صلی اللہ علی

محمد پڑھے یعنی حضرت ﷺ پر صلوات پڑھے لیکن ان کی آل پر درود نہ بھیجے تو وہ جنت کی بو بھی نہیں پا سکے گا اور جنت کی بو پانچ سو سال کی راہ تک پائی جاتی ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ من صلی علی ولم یصل علی آلی لم یجد ریح الجنۃ وان ریحھا لیوجد من مسیر خمسمائۃ عام۔

حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود پڑھے اور میری آل پر درود نہ پڑھے وہ شخص جنت کی بو بھی نہیں پا سکے گا اور بہ تحقیق جنت کی بو پانچ سو سال کی راہ تک پائی جاتی ہے۔

ابتر صلوات سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

یروی لا تصلوا علی الصلوۃ البتراء فقالوا وما الصلوۃ البتراء قال تقولون اللّٰھم صلّ علی محمد وتمسکون بل قولوا اللھم صل علی محمد وآل محمد ﷺ (۱)

روایت کی گئی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا مجھ پر ناقص وابتر صلوات نہ بھیجو اصحاب نے سوال کیا یارسول اللہ ناقص صلوات کونسی ہے؟ فرمایا تمہارا اس طرح پڑھنا اللھم صل علی محمد اور یہاں تک تمہارا رک جانا۔ بلکہ کہو اللھم صل علی محمد وآل محمد۔

نوٹ نمبر(۱): بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج کا مسلمان ناقص درود پڑھتا ہے جب حضور کا نام آتا ہے تو صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتا ہے حالانکہ نبی اکرم ﷺ اس سے منع فرمایا ہے بلکہ صحیح اس طرح ہے کہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہے۔

(۱) الصواعق المحرقۃ ص ۱۴۶ طبع مصر۔

Scanned by TapScanner

نوٹ نمبر(۲): حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور مجھ پر اور میری آل پر درود نہ پڑھے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

اخرج الدار قطني وبيهقي من صلّى ولم يصل فيها علي وعلى اهل بيتي لم تقبل منه. (۱)

صلوات کی کیفیت در کتب اہل سنت

عن ابن ابی لیلیٰ قال قال لی کعب ابن عجره الااهدی لک هدية قلنا يارسول الله ﷺ قدعرفنا كيف السلام عليک فكيف نصلی عليک.

قال قولوا اللهم صلّ على محمدو آل محمد كماصليت على آل ابراهيم انک حميدمجيد اللهم بارک على محمدو آل محمد كما باركت على آل ابراهيم انک حميدمجيد. (۲)

عن ابی سعيد الخدری قال قلنا يارسول الله السلام عليک قدعرفناه فكيف الصلوة عليک قال قولوا اللهم صل على محمدعبدک ورسولک كماصليت على ابراهيم وبارک على محمدو آل محمد كمابارکت على ابراهيم. (۳)

(۱) الصواعق المحرقہ ص ۲۳۳،۲۳۲

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب سنن نسائی، باب کیف الصلوۃ علی النبی ﷺ ج ۲ طبع بیروت ص ۴۸.

(۳) نسائی ج ۲، ص ۴۹ طبع بیروت۔ باب مذکور۔

دونوں عبارتوں کا ملخص: دو بزرگ صحابی فرماتے ہیں ہم نے رسول خدا ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم نے آپ پر سلام پڑھنے کا طریقہ جان لیا ہے آپ ﷺ پر درود کیسے پڑھا جائے تو آپ نے فرمایا کہو: "**اللھم صل علی محمد و آل محمد کماصلیت علی آل ابراھیم انک حمیدمجید اللھم بارک علی محمدو آل محمد کمابارکت علیٰ آل ابراھیم انک حمیدمجید**"۔

عن ابی ھریرة انه قال یارسول الله کیف نصلی علیک؟ یعنی فی الصلوة فقال تقولون اللھم صل علی محمدو آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمدو آل محمد کما بارکت علی ابراھیم ثم تسلمون علی. (۱)

ابوہریرہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول خدا ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ آپؐ پر نماز میں کیسے درود پڑھیں؟

فرمایا:"**اللھم صل علی محمدو آل محمد کماصلیت علی ابراھیم وبارک علی محمدو آل محمد کمابارکت علی ابراھیم**"۔

نوٹ نمبر(۱):اسی مضمون کی روایات بہت زیادہ پائی جاتی ہیں البتہ بعض روایات کے کلمات مختلف ہیں۔جن میں وعلی آل محمد کہا گیا ہے حالانکہ حضور ﷺ نے فرمایا میرے درمیان اورمیری آل کے درمیان حرف علی کے ذریعے فاصلہ مت ڈالو.فرمایا: "لاتفرقوا بینی وبین آلی بعلی". میرے درمیان اورمیری آل کے درمیان حرف علی کے ساتھ جدائی نہ ڈالو.(۲)

(۱) کنزالعمال ج۱ص۱۰۳ (۲)مستدرک الوسائل ج۵ص۳۵۶

نوٹ نمبر (۲): صحابی رسول کدیر ضبی نماز میں نبی اور وصی پر درود پڑھتے تھے. سماک بن سلمہ کا بیان ہے کہ میں کدیر ضبی کے پاس گیا تو میں نے ان کو نماز پڑھتے دیکھا کہ وہ نماز میں پڑھ رہے تھے "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ وَالْوَصِی". (۱) تذکر: مخفی نہ رہے کہ اہل سنت، اس طرح کی روایات کو ضعیف قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں.

ایک طولانی حدیث میں راوی نے امام سجاد علیہ السلام سے سوال کیا کہ تمامیت نماز کس چیز سے ہے تو فرمایا محمد وآل محمد ﷺ پر درود پڑھنے سے. اس کے بعد سائل نے پھر سوال کیا کہ قبولیت نماز کس چیز سے ہوتی ہے؟ فرمایا و لایتنا و البرائة من اعدائنا. یعنی ہماری ولایت رکھنا اور ہمارے دشمنوں سے براۃ (بیزاری) کرنا. (۲)

قال الصادق علیه السلام: اذا ذکر النبی ﷺ فاکثرو الصلوه علیه فانه من صلّی علی النبی صلوة واحدة صلّی الله علیه الف صلوة فی الف صف من الملائکة ولم یبق شئی مماخلق الله الاصلی علی ذلک العبد لصلوة الله علیه وصلوة ملائکته ولایرغب عن هذا الاجاهل مغرور قدبری الله منه ورسوله.

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب نبی اکرم ﷺ کو یاد کیا جائے تو ان پر صلوات زیادہ بھیجو کیونکہ جو شخص ایک صلوات نبی پر پڑھتا ہے تو خدا اس پر ہزار صلوات ہزار ملائکہ کی صف میں پڑھتا ہے اور کوئی چیز باقی نہیں رہتی اس کی مخلوقات

(۱) الاصابة فی تمیز الصحابة ج ۳ ص ۲۸۹.

(۲) مستدرک الوسائل ج ۴، ص ۱۱۳.

Scanned by TapScanner

میں سے مگر یہ کہ اس شخص پر صلوات پڑھتے ہیں خدا کی صلوات اور ملائکہ کی صلوات کی وجہ سے۔ اس صلوات سے روگردانی نہیں کرتا مگر جاہل مغرور انسان کہ خدا اور اس کا رسول اس سے بری ہیں۔

صلوات سے شفاعت

قال رسول الله ﷺ

یا علی من صلی علی کل یوم او کل لیلة وجبت له شفاعتی ولو کان من اهل الکبائر.

حضورؐ نے فرمایا: اے علیؑ! جو شخص مجھ پر ہر روز یا ہر رات صلوات پڑھے تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے گرچہ وہ اہل کبائر سے بھی ہو (یعنی اگر چہ اس نے بڑے بڑے گناہ کئے ہوں)

نوٹ: بہت سی روایات میں ہے شفاعت اہل کبائر کے لئے ہے اور شفاعت کے استحقاق کے لئے کچھ عمل ہیں جن میں سے ایک صلوات ہے لیکن جان بوجھ کر گناہوں میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔

صلوات سے دنیوی و اخروی حاجات کا پورا ہونا

قال رسول الله ﷺ من قال یوم الجمعه مائة مرة رب صل علی محمد و آل محمد و علی اهل بیته قضی الله له مائة حاجة ثلاثون منها للدنیا و سبعون منها للاخرة.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سو مرتبہ پڑھے رب صل علی محمد

Scanned by TapScanner

وآل محمد وعلی اہل بیتہ تو خدا اس کی سو حاجتوں کو پورا کرتا ہے تیس حاجتیں دنیوی اور ستر (۷۰) حاجتیں اخروی۔

قال یاعلیؑ من نسی الصلوة علی فقدأ خطا طریق الجنة۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے علیؑ جو شخص مجھ پر صلوات پڑھنا بھول جائے تو قیامت کے دن وہ شخص جنت کا راستہ بھول جائے گا۔

(نوٹ) بہت سی روایات اس مضمون کی وارد ہوئی ہیں، جس میں حضرتؐ نے فرمایا: جب کسی کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر صلوات پڑھنا بھول جائے تو قیامت کے دن اسی وجہ سے وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجفی الناس رجل ذکرت بین یدیه فلم یصلّ علی۔

حضورؐ نے فرمایا: ظالم ترین شخص وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

بعض روایات میں وارد ہوا ہے حضرت نے فرمایا جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے وہ واقعاً بخیل ہے۔

صلوات سے نورانی ہونا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صلّی علی مرة خلق اللہ تعالیٰ یوم القیامة علی راسه وعلی یمینه نورا وعلی شماله نورا وعلی فوقه نورا

Scanned by TapScanner

وعلی ظهره نورا وعلی تحته نورا وفی جمیع اعضائه نورا.

رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو خداوند متعال قیامت کے دن اس کے سر پر اور اس کے دائیں بائیں اور اس کے اوپر اور پیچھے اور اس کے نیچے اور اس کے جمیع اعضاء میں نور کو خلق کر دے گا۔

نوٹ: حدیث سے مراد بہشت کی طرف ہدایت اور راہنمائی ہے۔

آتش سے نجات

قال ﷺ الصلوۃ علی نور علی الصراط ومن کان له علی الصراط نور لم یکن من اهل النار.

حضور ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود پڑھنا صراط پر نور ہے اور جس کے لیے صراط پر نور ہو (مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن آسانی سے پل صراط سے گذر سکے گا) وہ اہل نار سے نہیں ہے۔

اور ایک حدیث کی آخر میں ہے لن یدخل النار من صلی علی. جو مجھ پر صلوات پڑے وہ ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔

صلوات کا اجر جنت ہے

قال ﷺ جائنی جبرائیل قال انه لایصلی علیک احدالا ویصلی علیه سبعون الف ملک ومن صلی علیه سبعون الف ملک کان من اهل الجنة.

حضور ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرائیل آئے اور عرض کیا (کہ) آپ پر

کوئی صلوات نہیں پڑھتا مگر یہ کہ ستر ہزار ملائکہ اس پر درود پڑھتے ہیں اور جس پر ستر ہزار ملائکہ درود پڑھیں وہ اہل بہشت سے ہوگا۔

نوٹ: ملائکہ کے درود پڑھنے کا مطلب یہ ہے وہ استغفار کرتے ہیں اور وہ خدا سے مومن کے لیے طلب بخشش کرتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ معراج پر تشریف لے گئے تو ملائکہ میں سے ایک فرشتے نے جس نے بیس ہزار سال کے عرصہ میں نماز پڑھی ہوئی تھی جس کا رکوع پانچ ہزار سال اور سجود بھی پانچ ہزار سال کا تھا اس نے چاہا کہ اس نماز کا ثواب حضرت ﷺ کو ہدیہ کرے تو حضورؐ نے فرمایا مجھے تیرے ہدیہ کی ضرورت نہیں ہے تو فرشتے نے عرض کیا آپ کی امت کے لیے حدیہ کرنا چاہتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا میری امت کے پاس صلوات ہے۔ جس کی وجہ سے انہیں اس حدیہ کی پرواہ نہیں ہے۔

عجیب حکایت:

بعض کتب میں لکھا ہے کہ ایک شخص بازار سے مچھلی خرید کر گھر لایا اور اپنی زوجہ سے مل کر آگ جلائی اور اسے آگ پر رکھ دیا آگ نے اس مچھلی پر کچھ بھی اثر نہ کیا چند گھنٹے گذر گئے مچھلی پر آگ کا کچھ اثر بھی نہیں ہوا تو وہ مرد اور اس کی زوجہ نہایت متعجب ہوئے (تو انہیں بڑا تعجب ہوا) تو اس مرد نے اس مچھلی کو پکڑ کر حضور ﷺ کی خدمت میں لایا اور سارا ماجرا سنایا تو آپ نے مچھلی کو خطاب کر کے فرمایا کس وجہ سے آگ نے تجھ پر اثر نہیں کیا تو مچھلی بہ قدرت کاملہ الٰہی سے بہ سبب معجزہ رسول خدا ﷺ بول اٹھی اور عرض کیا یارسول اللہ آپؐ اور آپ کی آل کی برکت سے آگ نے مجھے نہیں جلایا۔ چونکہ میں فلاں دریا

میں تھی ایک دن ایک کشتی نے وہاں سے عبور کیا تو ایک شخص جو اس کشتی میں بیٹھا ہوا تھا اس نے آپ پر اور آپ کی پاک عترت پر درود پڑھا تو میں نے بھی سن کر درود پڑھا تو اس وقت غائب سے ایک ندا آئی کہ اے مچھلی آگ تیرے جسم پر حرام ہے بہ برکت محمد و آل محمد آگ تجھ پر تاثیر نہیں کرے گی۔

ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضور ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد اصحاب سے مخاطب ہوکر فرمایا رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے چچا حمزہؓ اور بھائی جعفر بن ابی طالب کے سامنے بہشتی بیروں کا طبق ہے اور وہ ان کو تناول کر رہے تھے ان کو تناول کرنے کے بعد وہ بیر خود بخود انگوروں میں تبدیل ہو گئے پھر ان انگوروں کے تناول کے بعد وہ انگور کھجوروں میں تبدیل ہو گئے حضورؐ فرماتے ہیں کہ میں ان کے نزدیک گیا اور کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں خدا کے نزدیک تم نے کون سے عمل کو افضل پایا ہے۔ تو انہوں نے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہم نے تین عملوں کو افضل پایا ہے (۱) آپ ﷺ پر صلوات (۲) پیاسوں کو پانی پلانا (۳) حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے محبت رکھنا۔(۱)

---

(۱) مقتل الحسین خوارزمی ص ۱۴۔

توسلات

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے توسل

جب کوئی کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے نبی اکرم ﷺ سے توسل بہترین پناہ ہے۔ چالیس دن تک ہر روز ۹۲ یا ۱۳۲ مرتبہ اس ذکر کو پڑھیں کہ بہت مجرب ہے۔

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الرَّحْمَةِ وَشَفِيْعِ الْاُمَّةِ وَكَاشِفِ الْغُمَّةِ مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ اَجْمَعِيْنَ))

۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں پھر ۱۳۲ دفعہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود پڑھیں انشاء اللہ آپ کی حاجت پوری ہوگی۔

روائے حاجت اور قرض کی ادائیگی کے لیے یہ توسل مجرب ہے شب جمعہ کو شروع کریں دو ہفتوں تک ہر رات کو آدھی رات کے وقت پڑھے پہلی رات کو غسل کرے لیکن باقی راتوں میں غسل ضروری نہیں ہے۔

۱۔ پہلی رات شب جمعہ کو ہزار مرتبہ پڑھے (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ)

۲۔ دوسری رات شب ہفتہ کو ہزار مرتبہ پڑھے (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ)

۳۔ تیسری رات اتوار کی رات کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ)

۴۔ چوتھی رات سوموار کی رات ایک ہزار مرتبہ پڑھے (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی الْحَسَنِ)

۵۔ پانچویں رات منگل کی رات ایک ہزار مرتبہ پڑھے (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی الْحُسَیْنِ)

۶۔ بدھ کی رات ایک ہزار مرتبہ پڑھے (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ)

۷۔ جمعرات کی رات ایک ہزار مرتبہ پڑھے (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ)

۸۔ آٹھویں رات شب جمعہ کو ہزار مرتبہ پڑھے (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ)

۹۔ نویں رات ہفتہ کی رات ہزار مرتبہ پڑھے (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ)

۱۰۔ دسویں کی رات کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُوْسَی)

۱۱۔ گیارھویں کی رات ایک ہزار مرتبہ پڑھے (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ)

Scanned by TapScanner

۱۲۔ بارھویں رات کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ)

۱۳۔ تیرھویں رات کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ)

۱۴۔ چودھویں کی رات ایک ہزار مرتبہ پڑھے (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ)

۱۵۔ پندرھویں کی رات ایک ہزار مرتبہ پڑھے (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَبَّاسِ الشَّهِيْدِ)(۱)

۷۸۶ مرتبہ بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، درود پڑھنا وسعت رزق اور بند سے خلاصی کے لئے مجرب ہے۔

سیدہ زینب بنت علی علیہا السلام سے توسل

بی بی پاک سے توسل بہت بابرکت ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ ۶۹ دن ہر روز ۶۹ مرتبہ درود پڑھا جائے اور بی بی پاک کو ھدیہ کیا جائے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی حاجت پوری ہوگی۔

حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام سے توسل

جو کہ مجرب ختموں سے ہے ۱۳۳ مرتبہ صلوات ۱۳۳ دن پڑھی جائے اور غازی عباس (ع) کو ہدیہ کی جائے۔

(۱) منقول از صلوات کلید حل مشکلات۔

Scanned by TapScanner

بعض نے ۶۰ دن اور بعض نے ۲۱ دن بھی کہا ہے.

حضرت ام البنین سلام اللہ علیہا سے توسل

۶۰ دن ہر روز ۱۳۵ مرتبہ صلوات پڑھ کر حضرت ام البنین (ع) کو ھدیہ کی جائے یہ ختم بہت مجرب ہے.

مشکل وقت میں حضرت ابو طالب حضرت فاطمہ بنت اسد اور حضرت خدیجہ الکبری علیہا السلام سے توسل مجربات سے ہے.

گیارہ دن تک ۵۱ مرتبہ درود پڑھ کر حضرت ابو طالب علیہ السلام کو ہدیہ کریں.

۱۳۵ مرتبہ درود پڑھ کر حضرت خدیجہ الکبری اور ۱۳۵ مرتبہ حضرت فاطمہ بنت اسد علیہا السلام کو ہدیہ کریں.

توسل برائے رفع فراموشی

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں صلوات پڑھیں تا کہ آپ کو یاد آجائے (فراموشی دور ہو جائے گی)

تنگ دستی کو دور کرنے کے لیے توسل

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کا بہت ذکر کریں اور مجھ پر درود پڑھیں.

نوٹ: مخفی نہ رہے کہ تسبیح حضرت فاطمہ علیہا السلام کا پڑھنا بہترین ذکر اللہ ہے. سب توسلات کو باوضو اور رو بہ قبلہ خلوص نیت سے انجام دیں. انشاء اللہ آپ کی سب شرعی حاجات پوری ہو جائیں گی.

حقیر کو بھی اپنے توسلات اور دعاؤں میں یاد رکھیں. اور اس زمانے میں بہترین

Scanned by TapScanner

دعا امام زمانہ علیہ السلام کی تعجیل کے لئے دعا کرنا اور اپنے حفظ عقائد حقہ خصوصاً ولایت علی بن ابی طالب ، اور ائمہ طاہرین علیہم السلام پر ثابت قدم رہنے کی دعا کرنا ہے۔

آخر میں دعا گو ہوں کہ خداوند متعال سب مسلمانوں کو سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کی آل طاہرین کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ پروردگارا بحق محمد و آل محمد علیہم السلام امام زمانہ کے ظہور میں تعجیل فرما اور ہم سب کو محمد و آل محمد علیہم السلام کی ولایت پر ثابت قدم رکھنا جنی اور انسی شیاطین کے وسواسوں سے سب مومنین و مومنات کو محفوظ فرما:

والسلام علی من اتبع الهدیٰ

سید مظہر علی شیرازی

حوزہ علمیہ قم المقدسہ

۱۸ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ ق

Scanned by TapScanner

مؤلف کے قلمی آثار مطبوع اور غیر مطبوع

۱۔ وضوء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو) یہ رسالہ دو بار طبع ہو چکا ہے۔

۲۔ صلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ہمارے نبی کی نماز) یہ رسالہ چار دفعہ طبع ہو چکا ہے۔

۳۔ مستند الناظرین — مطبوع

۴۔ عزاداری امام حسین علیہ السلام

۵۔ فضائل الصلوات — مطبوع

۶۔ اَجوِبَۃُ الاَسئِلَۃ — مطبوع

۷۔ پاسخ بہ شبہات و اعتراضات بہ عزاداری امام حسین علیہ السلام (بہ زبان فارسی) — (مطبوع)

۸۔ شہادت ثالثہ (بہ زبان عربی) — (مطبوع)

۹۔ مستند الناظرین (بہ زبان فارسی)

۱۰۔ صراط النجاۃ — مطبوع

۱۱۔ عقائد الشیعہ

۱۲۔ قواعد الحدیث و اصطلاحات

Scanned by TapScanner

Scanned by TapScanner